لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين القرآن الحكيم

البلاغ

هذا بلاغ للناس ولينذروا به وليعلموا
انما هو اله واحد وليذكر اولوا الالباب (١٣ : ٥٢)

جلد ١ | كلكته : جمعه ١٣ - ربيع الثاني سنه ١٣٣٤ هجري | نمبر - ١١

Calcutta : Friday, 18th February, 1916.

ترجمان القرآن

يعني قران حكيم كا اردو ترجمه ' اثر خامهٔ اڈیٹر الهلال

آسماني صحائف و اسفار كے حقيقي حامل و مبلغ حضرات انبياء كرام و رسل عظام هيں - پس انكي تبليغ و تعليم اور نشر و ترزيع كا مقدس كام دراصل ايک پيغمبرانه عمل هے ' جس كي توفيق صرف انهي لوگوں كو مل سكتي هے جنهيں حق تعالى انبياء كرام كي معيت و تبعيت كا درجه عطا فرماتا هے ' اور اونكا نور علم براه راست مشكواة نبوت سے ماخوذ هوتا هے : و ذالک فضل الله يوتيه من يشاء -

هندوستان كي گذشته قرون اخيره ميں سب سے پہلے جس مقدس خاندان كو اس خدمت كي توفيق ملي ' وه حضرت شاه عبد الرحيم رحمة الله عليه كا خاندان تها - انكے فرزند حجة الاسلام ' امام الاعلام ' مجدد العصر ' حضرة شاه ولي الله قدس سره تهے ' جنهوں نے سب سے پہلے قرآن حكيم كے ترجمه كي ضرورت الهام الهي سے محسوس كي ' اور فارسي ميں اپنا عديم النظير ترجمه مرتب كيا - انكے بعد حضرة شاه رفيع الدين اور شاه عبد القادر رحمة الله عليهما كا ظهور هوا ' اور اردو زبان ميں ترجمة القران كي بنياد استوار هوئي - شكر الله سعيهم ' و جعل الجنة مثواهم !

اس واقعه پر ٹهيک ايک صدي گذر چكي هے ' اب يه كهنا كسي طرح مبالغه آميز نه سمجها جائيگا كه نشر و تبليغ قرآن حكيم كي جو بنياد اس خاندان بزرگ نے ركهي تهي ' اسكي تكميل كا شرف حق تعالى نے اڈیٹر الهلال كيليے مخصوص كرديا تها ' جنهوں نے بعض داعيان حق و علم كے اصرار سے اپنے انداز ممتاز ' و بلاغت و انشاء مخصوص ' و فهم حقائق و معارف قرانيه ' و ضروريات و احتياجات وقت كو ملحوظ ركهكر قرآن حكيم كا يه اردو ترجمه نهايت سليس ' عام فهم ' معني خيز ' حقيقت فرما عبارت ميں مرتيب كيا هے ' اور بحمد الله كه زير طبع هے -

يه ترجمه كيسا هے ؟ ان لوگوں كيليے جو الهلال كا مطالعه كرچكے هيں ' اسكا جواب دينا بالكل غير ضروري هے -

يه ترجمه حامل المتن ٹائپ كي جگهه ليتهو ميں چهاپا جارها هے تاكه ارزاں هو ' اور بچوں ' عورتوں ' سب كے مطالعه ميں آسكے - قيمت في جلد چهه روپيه ركهي گئي هے - ليكن جو حضرات اس اعلان كو ديكهتے هي قيمت بهيجدينگے ' ان سے صرف ساڑهے چار روپيه ليے جائينگے - درخواستيں اور روپيه منيجر البلاغ كے نام بهيجنا چاهيے -

آب حیات

ہلدی کایا پلٹ، یونانی اکسیر البدن اور
کیمیاگر اکسیر اعظم کہتے ہیں یہ امرت پورا

زندگی کو موت سے ایک روپیہ میں خریدنا

(آبحیات کے اکسیری فوائد!)

صحت کے برابر دنیا میں کوئی نعمت نہیں - جو لوگ وقت پر قدر نہیں کرتے - جب تندرستی بگڑ جاتی ہے - پھر عمر بھر پچھتاتے ہیں جو لا حاصل ہوتا ہے - اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئیں کھیت- ہندوستان گرم ملک ہے اور بوجہ شدت گرما گرد و غبار سے آئے دن ہزاروں قسم کی بیماریاں و فساد خون کے دکھ ہر روز لئے نئے پیدا ہوا کرتے ہیں - گرانی اشیاء خوردنی نے عام لوگوں کو مفلس بنا رکھا ہے - اور کثرت بیماری نے لوگوں کو کمائی کے لائق نہیں رکھا، اس لیے عام لوگ بلا علاج زندہ درگور ہو جاتے ہیں - اگر علاج کرتے ہیں تو فیس اور قیمت دوا ادا کرنے سے قلاش، تنگدست بن جاتے ہیں - اور صاحب توفیق حضرات کو دوا خالص نہیں ملتی - مندرجہ بالا تکالیف کو دور کرنے لئے حکیم مطلق نے آب حیات کو مسیحائی اثر بخشا ہے تاکہ کوئی دکھ دنیا میں نہ رہے - غریب سے غریب اور لاچار سے لاچار ایک پیسہ کی ایک خوراک لے کر امراض مزمنہ مایوسہ سے خلاصی پائے - آبحیات ہر مرض شدید کی دوا ہے خارجاً لگانے سے ہر درد وغیرہ کے لیے شفا ہے - ایک شیشی آبحیات کی کنبہ بھر کو بہت بلاؤں اور ناگہانی آفتوں سے بچاسکتی ہے، کسیکو معلوم نہیں مرض کسوقت رات کو یا دن کو جنگل میں یا گھر میں آ دبائیگی اسلیے یہ عقلمندی ہے کہ پہلے ہی سے ایک شیشی گھر میں رکھی جائے -

(فوائد مصدقہ آبحیات)

تپدق، تپ محرقہ، صفراوی تپ، تپ بر سوت، سل، پیچش، صفراوی اسہال، سرسام، درد سر، درد پہلو، نمونیا، ذات الجنب، تپش دل، ناسور، بدھ کا زخم، درد کان، مسوڑوں سے خون آنا، پھوڑے پھنسیاں، پٹھوں کا اکڑاؤ، بواسیر، نواسیر، بھگندر، تالو کا سوراخ، دانت کا درد، قبض، درد قولنج، درد کمر، نقرس، چھپاکی، متلی، قے، زخموںمیں کیڑے پڑنا، کثرت پیاس، تشنج، بیخوابی، کھانسی خشک و تر، کرم، چھوتے، ورم پستان، درد دل، ہیضہ، طاعون، خنازیر، درد شکم، زہر دار ڈنگ، بھڑ، سانپ، بچھو، آگ سے جلنا، گرمی کی شدت سے جسم پر گرم دانے نکلنا، درد، چوٹ، خارش، اکسیر وغیرہ وغیرہ کتاب میں مفصل حال درج ہے -

قیمت فی شیشی ایک روپیہ - چھہ شیشی پانچ روپیہ - ایک درجن دس روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار-

آبحیات کا مسیحائی اثر

(سل، دق، کھانسی، سات ماہ کی صرف سات دن میں دور)

عالیجناب ہز ہائینس نواب میر فیض محمد خانصاحب بہادر
کے - سی - ایس - آئی والی ریاست خیر پور سندھ

سر - اے غلام رسول عرصہ سات ماہ سے بعارضہ بخار لازمی جو ۱۰۴ درجہ تھرما میٹر پر رہتا تھا - اور اس کے علاوہ کھانسی ایسی شدید تھی کہ سونا، بیٹھنا حرام ہو گیا تھا - چونکہ سر - اے ممدوح اپنے آقائے نامدار میر احمد علی خاں صاحب کی خدمت میں شب و روز رہتا تھا اور کھانا پینا ان کے ساتھ رکھتا تھا - اُن کے معالجہ کے لئے یورپین سول سرجن سات سو روپیہ روزانہ کراچی وغیرہ سے اور نامور اطباء ہندوستان سے جمع کیے رہے - میر ممدوح مدقوق تھا - کوئی چارہ نہ چلا اور وہ فوت ہوگیا - تمام طبیبوں اور ڈاکٹروں نے متفق ہوکر کہا تھا کہ سر - اے غلام رسول بھی اسی مرض میں مبتلا ہوگیا تھا -

آخر جب تمام معالجات سے تنگ آکر بحالت مایوسی سرکار ابد پائدار والی ریاست نے حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور کو جو جامع علوم ڈاکٹری و یونانی اور ماہر فنون ہر دو طب ہیں، ریاست میں برائے معالجہ طلب فرمایا -

(آبحیات کا کرشمۂ قدرت)

زبدۃ الحکماء موصوف نے یورپین ڈاکٹر وغیرہ میڈیکل افسروں سے اس بات کا اتفاق کیا کہ مقدمہ سل ہے - اور جگر بھی بگڑ گیا ہے، صرف دس قطرہ آبحیات کے ... دفعہ دینے شروع کیے، اور تمام انگریزی و یونانی دوائیاں ترک کرادیں - سات ماہ کا بخار اور کھانسی ساتویں روز جاتی رہی - یہ جادو کے اثر کی خبر ریاست میں مشہور ہوگئی - اور آبحیات کے جادو اثر کرشمے اور اس کے سریع العمل اور سریع الاثر لاعلاج بیماروں کا کوڑی ام قیمت علاج ہے، تو آبحیات تسلیم کر لیا گیا ہے - اب سندھ میں جو آتا ہے - اسی آبحیات کا طالب ہوتا ہے - تمام اخباروں میں اسی قصہ کو پڑھ لو اور وہاں سے تصدیق کرلو کہ سر - اے غلام رسول اب تندرست ہے اور کاروبار ریاست میں مصروف ہے -

(العبد - خان بہادر رسول بخش خاں نائب وزیر ریاست خیرپور سندھ)

الغرض آبحیات کی شیشی ہر گھر میں موجود ہونی ضرور ہے - سفر و حضر میں کار آمد - نہ ڈاکٹر کی ضرورت ہے نہ طبیب کی - بیسیوں امراض کی ایک ہی تیر بہدف دوا ہے، جو کسی قسم کے ضرر کے بغیر فائدہ دیتی ہے -

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ - (منیجر)

(شربت ... اعصاب)

وہ نقص جو بھرپور جوانی ... مرد کو رنجیدہ خاطر بنائے ہیں، اس سے دور ہوتے ہیں - گئی ہوئی طاقت کو واپس لاکر مرد کو پورا مرد بناتا ہے - افعال قبیحہ اور کثرت عیاشی نے جب جسم کی قوت کو گھٹا دیا ہو - تو یہ شربت خاک میں ملی ہوئی امیدیں بر لاتا ہے، فی شیشی صرف چار روپیہ -

(سنون مستحکم دندان)

ہلتے دانت مضبوط - بدبو میل دور - دانت موتیوں کی طرح چمکدار - قیمت چار تولہ ایک روپیہ -

(سر کا خوشبودار تیل)

بالوں کو خوشبودار رکھنے کے سوا سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا - دافع ضعف دماغ نزلہ و زکام فی شیشی تین روپیہ -

دوائی درد کان - قیمت صرف ایک روپیہ -

(سرخ رو)

بعد از غسل اس دوا کے دو قطرے چہرے پر مل لینے سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے، قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

(روغن اعجاز)

برسوں کے زخم دنوں میں بھر جاتے ہیں، ناسور، بھگندر - خنازیر کے گھاؤ اور کاربنکل زخم کا اچھا علاج - قیمت دو تولہ صرف دو روپیہ-

(دوائی پیچش و مروڑ)

نہایت زود اثر اور مجرب دوائی ہے - قیمت چار تولہ صرف ایک روپیہ ہے -

(خنازیر کا خوردنی علاج)

اس دوائی کے کھانے سے گلٹیاں اندر ہی اندر بیٹھ جاتی ہیں قیمت دو تولہ صرف دو روپیہ -

بخاروں کی شرطیہ دواء - پسینہ آکر ہر قسم کا بخار ایک گھنٹہ میں اتر جاتا ہے - قیمت فی ڈبہ دو روپیہ -

(سفوف دافع درد گردہ)

اس کے استعمال سے ریگ مثانہ دور ہوکر آئندہ دورہ درد سے نجات ہوتی ہے - چار تولہ صرف دو روپیہ -

پتہ - منیجر شفاخانہ شہنشاہی، سند یافتہ حکیم و ڈاکٹر حاجی، غلام، نبی
زبدۃ الحکماء لاہور - موچی دروازہ

Tel. Address- "Albalagh," Calcutta.
Telephone No 648

AL-BALAGH.

Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
45, Ripon Lane,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly ,, Rs. 6-12

البلاغ

مدیر مسئول رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
نمبر ۴۵ - ریپن لین
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانه - ۱۲ - روپیه
ششماهی - ۶ - ۱۲ - آنه

کلکته : جمعه ۱۳ - ربیع الثاني سنه ۱۳۳۴ هجري
Calcutta : Friday, 18th February 1916.
نمبر - ۱۱ | جلد ۱

افکار و حوادث

گذشتهٔ جنوري میں "مجوزه شیعه کالج" کا جو وفد هز آنر سر جیمس مستن بهادر کي خدمت میں بمقام لکهنو پیش هوا تها ' اسکي روئداد اب ایک رساله کي شکل میں شائع کي گئي هے - روئداد کا خلاصه یه هے که ۱۴ - جنوري کو گورنمنت هاؤس لکهنو میں ایڈریس پیش کیا گیا ' اور اسکے جواب میں خطاب ملوکانهٔ همایوني نے عرض و نیاز کے ایک ایک لفظ کو خلعت قبولیت و پذیرائي عطا فرمایا :

دیدار هم میسر و بوس و کنار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

ادهر عرض نیاز کي ارادت کیشي تهي ' تو اودهر نگاه مهر و کرم کي عجز پروري - ادهر عشق کام طلب کي امیدواري تهي ' تو اودهر حسن عشق نواز کي کام فرمائي - ادهر " ادعوني " کي تعمیل میں دست دعا دراز تها ' تو ادهر وعدهٔ " استجب لکم " کي تصدیق میں دروازهٔ استجابت باز - ایک طرف سراسر عشق تها - دوسري طرف سراسر حسن :

وجود او همه حسن ست و هستیم همه عشق
به بخت دشمن و اقبال دوست سوگند ست !

رسم و راهٔ کوچهٔ عشق کے واقف کار جانتے هیں که یهاں حق و هنر کا سوال کام نهیں دیتا ' [illegible] دنیا کا سارا دار و مدار محض بخشش و کرم پر هے : اُسکي نظریں جسپر پڑ جائیں اور اُسکي بے نیازي جسکو سرفراز کردے ' وهي سب سے زیاده مستحق ' اور اُسي میں سب سے بڑا هنر هے - استحقاق اور هنر دکهلا کر چاندي اور سونا لیا جاسکتا هے لیکن محبت کي نظریں اور پیار کي ادائیں نهیں خریدي جاسکتیں - ارسطو اگر لیلي کے [illegible] کا پرده اُٹهاتا اور قیس کي دیوانگي کے مقابله میں اپنے فن منطق کو پیش کرتا ' تو آپکو اچهي طرح معلوم هے که کیا جواب ملتا :

معمورهٔ دلے اگرت هست باز گوے
کاینجا سخن به ملک فریدوں نمي رود

پس عالم حسن و عشق کے کاروبار اور رد و قبول کے احکام دوسرے هیں ' اور یهاں سب سے بڑا جوهر ' سب سے بڑا هنر ' سب سے بڑا استحقاق ' سب سے بڑي دلیل ' اور سب سے بڑا صغرا کبری یه هے که اُس کي نظریں قبول کرلیں ' اور وه که سب چاهنے والوں کي چاهتیں اُسي کیلیے هیں ' خود کسي کي شیفتگي کو اپني چاهتوں کیلیے چهانٹ لے - پهر جسکو خود وه چاهے ' اسکي قسمت کا کیا پوچهنا که عشق کي شهنشاهي اور اقلیم حسن کي فرماں روائي هے - بن پڑے تو اپني چاهتوں میں اس خوش نصیب کو بهي شامل کر لیجیے که محبوب کا محبوب بهي محبوب هوتا هے ' اور مذهب عشق کا منتهاء کمال یهي هے :

چاهیے اچهوں کو جتنا چاهیے
وه اگر چاهیں تو پهر کیا چاهیے ؟

مرحوم ذوق کي غزلوں میں میں اپنا ذوق بهت کم پاتا هوں تا هم ایک شعر انکا بهي یاد آگیا :

تم جسے یاد کرو پهر آے کیا یاد رهے
نه خدائي کي هو پروا نه خدا یاد رهے

اردو شاعري میں جس چیز کو " معامله گوئي " کهتے هیں ' شعراے ایران اسے " وقوعه گوئي " سے تعبیر کرتے هیں - اواخر عهد صفویه میں فغاني کے اسکول نے جو شعرا پیدا کیے ' انهوں نے خاص طور پر اس رنگ کو بهت ترقي دي - ازآنجمله ضمیري صفاهاني هے جسکا ایک شعر مجهے نهیں بهولتا :

چو مي بینم کسے از کوے او دل شاد مي آید
فریبے کز وے اول خوردهٔ بودم یاد مي آید

اس وفد نے جو ایڈریس پیش کیا تها وه اسقدر دلچسپ نهیں هے جسقدر ایڈریس کا جواب دلچسپ هے ' اور ایسا هونا ضروري تها - عشق خواه کسي شکل میں هو ' عجز و نیاز کیلیے هے - دلبري و رعنائي کیلیے نهیں هے - یه خواص حسن کے هیں - اسکا کوئي جلوه دلربائي و نظاره پروري سے خالي نهیں هوتا - یه تو وه چیز هے که اگر بے مهري ' و غیظ و غضب [illegible] هو ' جب بهي پیار کرنے هي کي چیز هوتي هے ' پهر لطف و نوازش اور بخشش و کرم کي هوش ربائي کا کیا پوچهنا :

ساغر کو مرے هاتهه سے لیجیو که چلا میں !

هز آنر اپنے جواب میں فرماتے هیں :

" اس بیان سے میرا هرگز یه مطلب نهیں هے که مجهه کو کسي قوم یا مذهب کے لوگوں کي کوئي خاص رعایت منظور هے - نه میرا یه منشا هے که جو بڑي بلیغ کوششیں ابتک مسلمانوں کي ترقي تعلیم کي نسبت کي گئي هیں انکي بیقدري کي جاے "

لیکن هم حیران هیں که اس جملے کے کهنے کي کیا ضرورت تهي ؟ بهلا ایک منٹ کیلیے بهي کوئي عقلمند هز آنر کي نسبت ایسي بد گماني کرسکتا هے ؟

نه هم سمجهے نه تم آے کهیں سے
پسینه پونچهیے اپني جبیں سے

مجوزۂ شیعہ کالج

" الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعہ ' و ایاکم و الفرقۃ ' فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب ' الا ' من دعا الی ھذا الشعار فاقتلوہ و لو کان تحت عمامتي ھذہ !! " (۱)

(حضرۃ علي علیہ السلام - نہج البلاغہ صفحہ ۲۶۱)

ماذا التقاطع في الاسلام بینکمو
و انتمو یا عباد اللہ اخوان !

(۱)

باوجود کئي ھفتوں کے اعراض و اغماض کے ' آج میں مجبور ہوا ہوں کہ وقت کے ایک ایسے مسئلہ کي نسبت چند کلمات لکھوں جو ھمیشہ سے اسلامي مباحث و نظر کا سب سے زیادہ مشتبہ و ظنون آلود موضوع رھا ھے ' اور جو اسقدر نا مبارک موضوع ھے جسکو کسي طرح بھي بد گمانیوں اور غلط فہمیوں کي آلودگي سے الگ نہیں کیا جاسکتا - تاھم سچائي کي فاتحانہ حقیقت پر میرا اعتماد ھے ' اور اعلان حق اور امر بالمعروف کا فرض شرعي خوف ظنون و ھجوم شبہات سے ساقط نہیں ھوجاسکتا - اگر دنیا میں ایسے لوگ موجود ھیں جنکو چراغ کي روشني دھندلي نظر آتي ھے ' تو یہ انکي آنکھوں کا ضعف ھے جسکو دور کرنا چاھیے - انکي خاطر چراغ گل نہیں کیے جاسکتے : فذکر ان الذکر تنفع المومنین !

میں آج مجوزہ شیعہ کالج کے متعلق اپنے خیالات ظاھر کرنا چاھتا ھوں - مجھہ کو یقین ھے کہ میري اس تحریر کو پڑھکر بہت سے لوگ ظنون فاسدہ میں مبتلا ھونگے ' اور کوشش کي جائیگي کہ اسکو فریقانہ جذبات و عصبیۃ کي طرف منسوب کیا جاے - لیکن الحمد للہ کہ مجھکو اپنے اُن صدھا برادران شیعہ کے جذبات و آراء صادقہ بھي معلوم ھیں جو میرے مسلک و اصول کے متعلق پوري بصیرۃ رکھتے ھیں ' اور امید واثق ھے کہ انکي اصلي حقیقت شناسي وقت کے صناعي و خارجي جذبات سے کبھي بھي مغلوب نہ ھوسکیگي :

فاما الذین في قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ (۳ : ۱۸)

البتہ جن لوگوں کے دماغوں میں کجي اور راستي سے انحراف ھے ' تو وہ کلام حق کي صاف صاف اور کھلي کھلي باتوں پر غور و تفکر نہیں کرینگے - بلکہ صرف اُنھي چیزوں کے پیچھے لگے رھینگے جن میں انکو تشابہ اور ابہام نظر آئیگا تاکہ فتنہ و فساد پیدا کریں اور لوگونکو راہ حق سے بھٹکائیں -

(مسئلۂ اصلاح و تجدید امۃ)

سب سے پہلے میں یہ ظاھر کردینا چاھتا ھوں کہ مسئلۂ " اصلاح و تجدید امۃ " کے متعلق میرا ایک خاص مسلک ھے ' اور اس مسلک کي بنیاد محض بعض جزئیات عروج و تنزل کے مشاھدہ و تاثر پر نہیں ھے جیسا کہ گذشتہ پچاس سال کي تمام اصلاحي تحریکوں کا حال رھا ھے ' بلکہ اسکي بنیاد وہ کلیات و اصول عقائد ھیں جنکو اسلام کي تصریحات ' کتاب و سنت کي محکمات ' عقل و براھین کي دلالت ' تاریخ و استقراء تاریخي کے نظر و اخذ ' اور تمام جزئیات ترقي و تنزل امم کے درس و فکر کے بعد میں نے قرار دیا ھے - اور اس بارے میں ایک پورا مرتب سلسلۂ عمل اپنے پیش نظر رکھتا ھوں -

منجملہ اُن عقائد و اصول کے جن پر میرا مسلک دعوۃ مبني ھے ' ایک سب سے بڑا اھم اصول وہ ھے جسکو میں " مسئلۂ تحزب و تمذھب " سے تعبیر کرتا ھوں ھیں ' یعنے مسلمانوں کا توحید و تالیف کے بعد پھر متفرق ھو کر گروہ در گروہ ھو جانا اور ایک امۃ قیمہ کي جگہ مختلف ناموں اور مختلف مذھبوں میں بٹ جانا - میرا یہ عقیدہ ھے کہ مسلمانوں کے تمام ادبار و تنزل کي اصلي و حقیقي علت یہي

(۱) حضرۃ امیر علیہ السلام کے ایک خطبہ کے مشہور کلمات مقدسہ ھیں - فرمایا کہ " سواد اعظم کي معیت کو اپنے اوپر لازم کرو کہ اللہ کا ھاتھہ جماعت کے ساتھہ ھے - جماعت سے الگ نہو اور تفریق سے بچو ' کیونکہ جو شخص اپني جماعت سے الگ ھوگیا وہ شیطان کیلیے ھوگیا جس طرح بکري اپني ریوڑ سے الگ ھوکر بھیڑیے کے لیے ھوجاتي ھے - آگاہ ھو کہ جو شخص تفریق کلمہ کي طرف بلاے اور جماعت میں پھوٹ ڈالے اسے قتل کر ڈالو ' اگرچہ وہ وھي سر ھو جو میرے عمامے کے نیچے چھپا ھے - (یعني اگر میں خود تفرقہ و علحدگي کا باعث ھوں تو میں بھي اسي کا مستحق ھوں) " سواد اعظم " سے مقصود یہ نہیں ھے کہ صرف تعداد کے لحاظ سے کوئي بڑي جماعت جیسا کہ لوگ سمجھتے ھیں ' بلکہ مقصود اسلام اور اسکي قومي جماعت ھے ' اور وھي اعظم ھے - ابن ماجہ کي حدیث کا بھي یہي مطلب ھے -

[بقیہ فکار و حوادث]

ھم نے ابھي کہا ھے کہ شیوۂ عشق و کمال شیفتگي یہ کہ معشوق پر حکمراني نہ کیجیے ' بلکہ اپنے عشق کو اسکے فرمان حسن کا محکوم کردیجیے - فلسفۂ حسن و عشق کے سب سے بڑے حکیم عرفي شیرازي کا قول فیصل آپکو معلوم ھے :

قبول خاطر معشوق شرط دیدارست
بحکم شوق تماشا مکن کہ بے ادبیست

آپکو اگر دعوئے محبت ھے تو ھر اس شے کو پیار کیجیے جسپر پیار کي ایک غلط انداز نظر بھي اُس نے ڈالدي ھو - مذھب عشق کي منزل " تفویض " یہي ھے :-

چنانچہ الحمد للہ ھم دیکھتے ھیں کہ اکثر مدعیان عشق و کمال عشق نے یہي شیوہ اختیار کیا ھے - از انجملہ مجمع عشاق علي گڈہ کثرھم اللہ تعالی) ھے - باوجودیکہ یہاں کا ھر مجنوں و فرھاد مسئلۂ تعلیم و مرکز تعلیم کے بارے میں ایک لمحہ کیلیے بھي متحمل رقابت نہ تھا ' لیکن جونہي نظر محبوب نے اپني محبوبیت کا اعلان کردیا ' معاً سب نے ادعاء رقابت کي تلوار نیام میں رکھہ لي ' اور اب فیصلۂ سرکار حسن کے آگے سب کي گردنیں خم ھیں :

سر تسلیم خم ھے جو مزاج یار میں آے !

[۱]

چیز ھے' اور جب تک یہ دور نہ ھوگی اس وقت تک کوئي سعي تجدید و احیاء کامیاب نہیں ھو سکتي - مسلمانوں کا سیاسي تنزل' اخلاقي تنزل' علمي تنزل' مدني و عمراني تنزل' یہ تمام جزئیات تنزل ھیں مگر ان میں سے کوئي بھي کلي اصل نہیں ھے - ان تمام مختلف شاخوں سے گذر کر جب درخت کي جڑ تک نظر پہنچیگي تو صاف نظر آجائیگا کہ علل و اسباب کے کلیات دوسرے ھیں' اور ان میں سب سے زیادہ اھم و نافذ علت مسلمانونکي تالیف کے بعد تفریق' توحید کے بعد تعدد' اجتماع کے بعد افتراق' اور نزول علم کے بعد بغي و عدوان ہے -

بظاھر اس چیز کو ھر شخص محسوس کرتا ھے' اور مسلمانوں کے تنزل کے اسباب پر ماتم کرتے ھوے کوئي آنکھہ ایسي نہیں ھے جسکے آنسوؤں میں اس منظر کو دخل نہو - تقریباً سب کہتے ھیں کہ اختلاف سے اتفاق بہتر ھے اور دشمني پر محبت کو ترجیح دیني چاھیے - با ایں ھمہ بد بختي یہ ھے کہ مسئلۂ اختلاف و افتراق امۃ کو اسکي اصل اھمیت کوئي بھي نہیں دیتا اور کسي کو اسکي توفیق نہیں ملتي کہ ظواھر و آثار سے گذر کر اسباب و علل پر نظر ڈالے' اور صحت نظر کے ساتھہ اصلیت مستورہ کي تشخیص کرے - اگر گذشتہ دور اصلاح و تحریک میں کسي کا قدم یہاں تک پہنچا بھي ھے تو بدبختانہ اسکے بعد کي منزل علاج گم ھوگئي ھے' اور یہ افسانہ بہت طول طویل ھے -

درخت جب سوکھتا ھے تو اسلیے نہیں سوکھتا کہ اسکي شاخوں میں رطوبت نہیں رھي' بلکہ صرف اسلیے کہ رطوبت حیات کا سرچشمہ جڑ ھے اور اسمیں اب زندگي باقي نہیں رھي - اسي طرح کوئي قوم اسلیے نہیں بگڑتي کہ اس نے اپني تعلیم سعادت کي فروعات کو چھوڑ دیا' بلکہ اسلیے کہ اصول و کلیات کا سر رشتہ اسکے ھاتھوں سے جاتا رھا - جب تک جڑ میں زندگي ھے' اسوقت تک درخت کا ایک پتہ بھي خشک نہیں ھوسکتا - لیکن اگر جڑ کو پاني نصیب نہیں تو شاخوں اور پتوں کے اوپر سمندر کے سمندر بھي انڈیلدو' وہ سر سبز نہیں ھوسکتے -

اسلام کے بھي اصول ھیں اور فروع ھیں - پس مسلمانوں کي تباھي و بربادي کو اصول میں ڈھونڈھنا چاھیے نہ کہ فروع میں - اسلام کي اولین اصل عقیدۂ "توحید" ھے - اسي عقیدے کے اندر مسلمانوں کي تمام روح حیات مضمر تھي' اور اسي روح نے انکو دائمي زندگي کي خوشخبري سنائي تھي - لیکن مسلمانوں نے سب سے زیادہ اسي عقیدے سے انحراف کیا - حتی کہ آج اس سے بڑھکر اور کسي اعتقاد میں وہ تجدید دعوۃ کے محتاج نہیں ھیں - جسطرح عقیدۂ توحید کے معنی یہ نہ تھے کہ مشرکین مکہ کي طرح زبان سے تو ایک صانع کُل کا اقرار کردیا جاے (لیقولن اللہ) لیکن اپني عملي زندگي پر صدھا غیر الہي عبودیتوں کي لعنت بھي طاري کرلي جاے' اسي طرح توحید کي حقیقت کے ساتھہ یہ ضلالت بھي جمع نہیں ھوسکتي تھي کہ ایک فاطر السماوات والارض کي بندگي کا دعوا کرکے' بہت سے خداؤں کے ماننے والوں کي طرح بہت سي جماعتوں اور شکلوں میں متفرق ھوجالیں - اعتقاد توحید کا اولین مطالبہ یہ تھا کہ تمام کرۂ ارضي کي سعادت و ھدایت کیلیے ایک ایسي امۃ عادلہ طیار ھو' جو تمام پچھلي قوموں کے برخلاف اپنے تمام عقائد و اعمال کے اندر جلوۂ توحید رکھے - اسکا خدا ایک ھو' اسکا مبدۂ حکم و سلطاني ایک ھو' اسکا مصدر امر و نہي ایک ھو' اسکي کتاب اللہ ایک ھو' اسکا رسول اللہ ایک ھو' اسکا قبلہ ایک ھو' اسکا نام ایک ھو' اسکے خصائص و اعمال ایک ھوں - یعنے جسطرح اسکا خدا وحدہ لا شریک ھو' اسي طرح اسکا قرآن بھي اپني ھدایت میں' اسکا رسول بھي اپني تعلیم کتاب و حکمت میں' اور اسکي امۃ بھي اپنے خصائص و معاملہ اور وحدۃ و یگانگت میں وحدہ لا شریک ھو!

ان ھذہ امتکم امۃ واحدہ و انا ربکم فاتقون !

یہي وجہ ھے کہ قرآن نے اسلام کي حقیقت اصلي اس چیز کو بتلایا ھے' جو اختلاف و تفرق کے ساتھہ جمع ھي نہیں ھوسکتي - وہ ھر جگہ اسلام کو "وحدۃ و تالف" اور کفر کو "تعدد و تشتت" قرار دیتا ھے - اور جس شدت اور اعادہ و تکرار کے ساتھہ شرک سے روکتا ھے' ٹھیک ٹھیک اسي طرح تفریق و شقاق سے بھي باز رکھنا چاھتا ھے - وہ بار بار کہتا ھے کہ تم "مغضوب علیھم" یعنی یہود اور "الضالین" یعنی نصاری کي ضلالتوں سے اپنے آپکو بچاؤ اور "انعام یافتہ" جماعتوں کي راہ پر چلو - پھر جا بجا تشریح کرتا ھے کہ یہود و نصاری کي سب سے بڑي ضلالت یہ تھي کہ انھوں نے نزول "علم" یعني نزول شریعت کے بعد راہ شقاوت اختیار کي - خدا نے انکو ایک کردیا تھا پر وہ ایک نہ رھے' اور مختلف مذھبوں' مختلف جماعتوں' مختلف ناموں' مختلف غیر الہي عبودیتوں میں منفرق ھوگئے :

الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا' وکل حزب بما لدیھم فرحون (۳۰ : ۳۲)

ان لوگوں کي راہ اختیار نہ کرو جنھوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا' اور ایک امۃ ھونے کي جگہ گروہ گروہ ھوگئے - ھر فرقہ اپنے ھي خیالات و اوھام کو حق سمجھتا ھے اور اسپر قانع اور خوشحال ھے !

اس سے بھي زیادہ یہ کہ جا بجا واضح کیا کہ کسي امت کیلیے تالیف و اتحاد رحمت الہي ھے' اور تحزب و تفرق عذاب الہي - خدا جب کبھي کسي قوم کو سزا دینا چاھتا ھے تو اسمیں باھمي تفرقہ اور اختلاف ڈالدیتا ھے :

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذاباً من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا یذیق بعضکم بأس بعض (۶ : ۶۵)

کہدے کہ اللہ اسپر قادر ھے کہ وہ تم پر اوپر سے کوئي عذاب لاے یا تمھارے قدموں کے نیچے ھي سے اسکا عذاب نمایاں ھو' یا پھر تمھارے اندر پھوٹ ڈالدے - تم گروہ گروہ اور جماعت جماعت ھوجاؤ' اور باھم ایک دوسرے سے لڑکر خود اپني ھي تلوار سے اپنے کو ھلاک کرو -

اللہ کے رسول نے سب سے بڑي وصیت امۃ کو یہي کي :

لا ترجعوا بعدي کفارا یضرب بعضکم اعناق بعض (بخاري)

میں نے تمکو عذاب شقاق و افتراق سے نکالکر اتحاد و تالیف کي رحمت کا پیکر بنا دیا ھے - لیکن میرے بعد کافروں کا طریق اختیار نہ کرنا کہ باھم ایک کي تلوار دوسرے کي گردن پر چلے -

اور یہي چیز ھے جسکي طرف باب مدینۃ العلم حضرۃ امیر علیہ السلام نے اپنے ایک خطبۂ مقدسہ میں دعوۃ دي :

الا ھم واحد' و نبیھم واحد' و کتابھم واحد' افامرھم اللہ بالاختلاف فاطاعوہ' ام نھاھم عنہ فعصوہ؟ ام انزل اللہ دینا ناقصا فاستعان بھم علی اتمامہ؟ (نھج البلاغۃ مطبوعہ مصر صفحہ ۶۲)

انکا خدا ایک ھے' نبي ایک ھے' کتاب ایک ھے' پھر کیا ھے کہ وہ باھم اختلاف کرتے ھیں؟ خدا نے کیا انکو اختلاف کا حکم دیا ھے کہ اسکي پیروي میں مختلف ھو رھے ھیں؟ یا اس نے اختلاف سے روکا ھے اور وہ حکم الہي کي نافرماني کر رھے ھیں؟ یا پھر یہ ھے کہ خدا نے ناقص دین اتارا اور اسلیے اس طریق سے اب اسکو مکمل کرنا چاھتے ھیں؟

قران حکیم کي بے شمار تصریحات کو میں ایک تمہیدي ٹکڑے میں کہانتک نقل کروں؟ مختصر یہ کہ سب کو یاد ھے اور سب پڑھتے

هیں : و اعتصموا بحبل الله جمیعـا و لا تفرقوا ' و اذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم ' فاصبحتـم بنعمته اخوانا - اگے چلـکر فرمایا : ولا تکونوا کالذین تفـرقوا و اختلفـوا من بعد ماجاءهم البینــات - اور اُن قوموں کي طرح نه هوجاؤ جو تم سے پہلے گذر چکي هیں' اور جنکا حال یه رها هے که خدا کي شریعت کے نزول کے بعد پهر متفرق هوگئیں اور اتحاد کي جگهه اختلاف کي راه اختیار کي -

لیکن بد بختانه مسلمانوں نے وهي کیا جس سے وه روکے گئے تهے - خدا نے انکو دوسروں کیلیے تلوار دي تهي ' انهوں نے خود اپنوں پر چلائي - خدا نے انکو ایک بنایا تها' وه متعدد جماعتوں میں متفرق هوگئے - خدا نے انکو ایک شریعت دي تهي' انهوں نے بهت سي شریعتیں بنالیں - خدا نے انکا ایک هي نام "مسلم" رکها تها : هو سمـاکـم المسلمیـن من قبـل و في هـذا (۲۲ : ۷۸) ان الدین عند الله الاسلام (۳ : ۱۷) یعني دین الهي صرف اسلام هے اور الله نے تمهارا نام همیشه سے اور همیشه کیلیے صرف مسلم رکها هے - مگر ان میں سے هر جماعت نے اپنا الگ الگ نام رکها ' اور اصلین کتاب و سنت سے اسقدر بعد و هجر' اور "ما انـزل الله بها مـن سلطان" سے اسقدر شغف و وصل هوگیا ' که اپنے ٹهراے هوے ناموں سے اپنے تئیں پکارکر هر جماعت خوش هوتي هے' مگر خدا کے ٹهراے هوے نام میں اسکے لیے بڑا هي دکهه اور بڑي هي ذلت هے ' حتی که اگر اسطرف دعوة دي جاتي هے تو اسے کفر و ضلالت سے منسوب کرتي هے - ٹهیک ٹهیک یهودیوں کي حالت انهوں نے اپنے اوپر طاري کرلي که " فتقطعوا امر هم بینهم زبرا کل حزب بما لدیهم فرحون !

پس یه اختلاف و شقاق ایک عذاب الهي هے ' مسلمانوں کي سب سے بڑي معصیت هے' سب سے بڑا طغیان هے' سب سے بڑا عدوان هے' انکے تمام مصائب و خسران قومي کا مبدء حقیقي هے - زمین کي سطح پر مسلمانوں نے اس سے بڑهکر اور کوئي گناه نهیں کیا ' اور خدا نے جسقدر بهي اسوقت تک انکو سزائیں دي هیں ' وه سب کي سب اسي بڑے جرم کي پاداش هیں : ذالک بان الله لم یک مغیرا نعمة انعمها علی قوم حتی یغیروا ما بانفسهم و ان الله سمیع علیم (۸ : ۵۵)

اس اختلاف و تحزب کے علل و اسباب کیا کیا هیں ؟ اسکا علاج حقیقي کیا هے ؟ دائمي علاج اگر نه هوسکے تو عارضي علاج کي کیا صورت هے ؟ جسقدر علاج ابتک کیے گئے کیوں کامیاب نهیں هوے؟ ان پهلوؤں پر میں اس وقت نظر نهیں ڈالونگا' کیونکه مقصود صرف اپنے اصول دعوة و اصلاح کو واضح کرنا هے' نه که اصل مسئله پر نظر ڈالنا -

(عـود الی المقصـد)

سطور مندرجه صدر سے یه چیز تمهارے سامنے واضح هوگئي هوگي که مسئله اختلاف و تفریق کے متعلق میرا عقیده کیا هے' اور کس نظر سے میں اسے دیکهتا هوں؟ اسي عقیده کا نتیجه هے که همیشه اتحاد کلمه کي دعوة میرے تمام کار و بار دعوة کي اولین بنیاد و اساس رهي هے' اور یه کسي طرح بهي ممکن نهیں که اپني تحریر و تقریر کي کسي شاخ میں اس اصل مهم سے اعـراض کرسکوں - ایک شخص فروعات عمل میں ٹهوکر کها سکتا هے ' لیکن اپنے عقیدے اور اصل و تعلیه کو کبهي نهیں بهلا سکتا -

الحمد لله که گذشته چار سال کي متصل تحریر و اشاعات کي زنـدگي میں میں نے کبهي اس اصـل جلیـل و عظیم سے سر مو انحراف نهیں کیا' اور میري اُن تمـام تحریرات و مطبوعات میں جو هر آٹهویں دن دنیا کے سامنے آشکارا هوجاتي تهیں' ایک مضمون' ایک سطر' ایک لفظ ' نهیں دکهلایا جاسکتا جسمیں فریقانه تعصبات اور فرقه بندي کے ناپاک جـذبات کا ایک شائبه بهي پایا جاتا هو و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

جو شخص اپنے عقائد محکمه میں نفس اختلاف و شقاق هي کو ایک ایسي ضلالت سمجهتا هو جو کبهي اسلام کے ساتهه جمع نهیں هوسکتي' اور جو شخص اسلام کي حقیقت کو " وحـدت " اور کفر مفهوم " تفرق " یقین کرتا هو ' کیونکر ممکن هے که وه خود تفریق و اختلاف کا موجب بنے ' اور جس آگ کو بجهانے کیلیے اٹهه هے ' اسکو اور زیاده بهڑکاے ؟

میں نے الحمد لله که سني شیعه کي تفریق سے فهم حقیقت کي ایک بالا تر جگه پائي هے ' اور میں عزت پاکر پهر اسے نهیں کهو دونگا که فرو تر جگه اختـیار کروں - راه حقیقت طلبي میں میرا پهلا قدم وهي تها جو ان تمام فریقانه راهوں سے یک قلم الـگ هوکر ایک دوسري گم شده راه کے سراغ میں اٹها' اور اُس صراط مستقیم کو اپنے سامنے پایا جسکي نسبت اول دن هي کهدیا گیا تها که :

فاتبعوه و لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلـه -	اسلام کي اس ایک هي صراط مستقیم کو اختـیار کـرو - بهت سي راهوں پر نه چلو -

میں نے همیشه اتحاد کلمه کي دعوة دي ' همیشه اختلاف و انشقاق کي تمام صداؤں سے مخالفت کي ' همیشه اُن لوگوں کو ملامت کي جو محض فریقانه جذبات کي وجه سے مسلمانوں کے حقوق پامال کرتے اور انکو اپني اسلامي اخوت کا کوئي حصه دینا نهیں چاهتے هیں - میں نے کبهي سنیوں کي کسي بات کو محض اسلیے اچها نهیں کها که وه سني هیں' اور شیعوں کي کس سچائي سے اسلیے انکار نهیں کیا که وه شیعه هیں - حق و باطل کے مقام کي طهارت جماعت بندي کي گندگي سے آلوده نهیں هوسکتي ' اور یه تفریقات اس شخص کے لیے کیا موثر هوسکتي هیں جو سرے سے اس تفریق کي زنجیر هي کو توڑ چکا هو ؟ میں نهیں جانتا که سنیت کیا چیز هے اور شیعیت کسے کهتے هیں ؟ میں الله پر ایمان رکهتا هوں' اسکي کتاب میرے پاس هے' میں نے اسکے رسول کو پهچانا هے ' مجهکو عقل دي گئي هے اور اشیاء کے حقائق ثابته کو تسلیم کرتا هوں' پس جو چیز سفید هے سفید هے ' جو سیاه هے سیاه هے - کوئي سفید کپڑا اسلیے سیاه نهیں هوجا سکتا که اسکو فلاں فرقه نے پهنـا ' اور کوئي حق اسلیے باطل نهیں هوجا سکتا که یه فلاں انسان کي طرف منسوب هے -

یه هیں میرے عقائد ' یه هے میرا مسلک ' اور یه هے وه بصیرة راسخه جو کتاب و سنت نے مجهے عطا کي هے - اسي بصیرة نے مجهکو همیشه فریقانه نزاعات سے الگ رکها - اور وهي آج مجهکو مجبور کرتي هے که اپنے ان عزیزو محترم بهائیوں کے آگے جنهوں نے اپني مصلحت پر غیروں کے مقاصد کو ترجیح دي هے ' دشمنوں کي طرح نهیں بلکه دوستوں کي طرح ' غیروں کي طرح نهیں بلکه اپنوں کي طرح' بڑوں کے حکم و غرور کے ساتهه نهیں بلکه چهوٹوں کے عجز و نیاز کے ساتهه ' مجوزه شیعه کالج کے طرز و اسلوب کار سے اپنا اختلاف پیش کروں : فستذکرون ما اقول لکم و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد -

---

اطـــلاع

اگر الهــلال کي پهلي شش ماهي جلد کسي صاحب کے پاس مکمل موجود هو' اور وه فروخت کرنا چاهیں تو دفتر کو اطلاع دیں -

علـــم الانسان

ANTHROPOLOGY.

تلک اثارنا تــدل علینـــا
فاسئلوا حالـــنا عن الاثار !

اگر هم انسان کو به حیثیت ایک نوع کے اپنے درس و مطالعہ کا موضوع قرار دیں' تو اسکے متعلق متعدد سوالات پیدا هونگے -

مثلاً یه که نوع انسـاني کیونکر عالم وجود میں آئي ؟ اسکي نوعي حیثیت دفعتاً پیدا هوگئي یا بتدریج پیدا هوئي ؟ وہ کب سے ھے ؟ اسکي ترکیب جسماني کیا ھے ؟ اسکي اور دیگر حیوانات کي ترکیب جسماني میں کیا فرق ھے ؟ موثرات خارجیه کا اس پر کیا اثر پڑا ھے ؟ مختلف اقوام میں باهمي علاقه کیا ھے ؟ مختلف اقوام عالم کسي ایک فرد انساني هي سے پیدا هوي هیں یا چند افراد سے ؟ زبان ' مذهب ' اخلاق ' عادات ' اور رسوم میں اختلاف کے اسباب کیا هیں ؟ یه مختلف شکلیں کن عام اصول کے ماتحت هیں ؟

ان سوالات کے جواب اگر علیحدہ علیحدہ دیے جائیں تو وہ مختلف اور مستقل علوم کے مباحث هونگے -

مثلاً انسان کي تدریجي یا مستقل آفرینش کا تعلق علم الحیات سے ھے - اسکي ترکیب جسماني کي بحث علم تشریح اور علم وظائف الاعضاء میں داخل ھے - انسان اور دیگر حیوانات کي جسماني ساخت میں وجوہ مشابہت و اختلاف کا علم تشریح اضافي کا موضوع ھے - و هلم جرا -

لیکن اگر ان تمام سوالات پر یکجائي نظر ڈالي جاے' اور کسي ایک سلسله کے ماتحت انکے جواب دیے جائیں تو یه مجموعي جوابات ایک کلي علم الانسان کا مایۂ خمیر هونگے -

پس در حقیقت علـم الانسان (Anthropology) نـوع انساني کي ایک تاریخ طبیعي ھے جس میں بحث کے تمام ممکن پہلؤں پر نظر ڈالي جاتي ھے ' اور قانون ارتقاء (یعنے کائنات کي رفته رفته بتدریج ترقي و تکمیل) کي روشني میں یه معلوم کرنے کي کوشش کي جاتي ھے که نوع انساني پر آغاز آفرینش سے لیکر اسوقت تک کیا کیا تغیرات گزرے هیں ؟

(نـوع انسـاني کي قـدامـت)

نوع انساني کے متعلق اولین سوال یه پیدا هوتا ھے که اسکي آفرینش مستقل ھے یا تدریجي ؟ یعني اسکي موجودہ نوعي حیثیت اسکے عالم وجود میں آنے کے وقت سے ھے یا یه مختلف تغیرات تدریجي کا نتیجه ھے' جسے اصطلاح میں ارتقاء کہتے هیں ؟

لیکن هم اس سوال کو سردست قلم انداز کرتے هیں -

اسکے بعد دوسرا سوال یه پیدا هوتا ھے که نوع انساني اس کرۂ ارضي پر کب سے ھے ؟ بظاهر اس سوال کا جواب تاریخ دیسکتي ھے ' لیکن تاریخ کي طرف رجوع کرنے سے پہلے غور کرلینا چاهیے که تاریخ اپنا سرمایۂ اطلاع کن ماخذوں سے فراهم کرتي ھے ؟ تاریخ کے ماخذ حسب ذیل هیں :

(۱) وہ کتابیں جو اقوام یا ممالک کے حالات میں لکھي گئي هیں -

(۲) قصے ' کہانیاں' قومي روایات ' اشعار وغیرہ -

(۳) آثار عتیقه جو حفریات (زمین کي کھدائي کے کاموں) کے سلسله میں دستیاب هوے هیں -

یه ظاهر ھے که پہلے دو ماخذ صرف ان حالات و تغیرات پر روشني ڈال سکتے هیں جو نوع انساني پر آخري چند هزار سال کے اندر گزرے هیں - کیونکه تصنیف و تالیف اور فسانه طرازي و شعر گوئي در اصل انسان کے ارتقاء مدني کا نتیجه ھے' اسلیے یه چیزیں بھي صرف اپنے عهد یا اپنے عهد سے کسیقدر پہلے کے حالات هي بیان کرسکتي هیں' مگر نوع انساني کي عمر کا بیشتر حصه جو اس زمانے سے پہلے گزرا ھے' هنوز تاریکي میں رهتا ھے -

انسان کے اس ماضي مجہول کو اصطلاح میں " عهد قبل التاریخ " کہتے هیں یعنے تاریخ کي تدوین و روایت سے پہلے کا زمانه - عهد قبل التـاریخ کے حالات - صرف آثار عتیقه هي سے معلوم هوسکتے هیں - اثار عتیقه سے جو نتائج نکلتے هیں ' گو وہ تخمیني هوتے هیں ' تاهم واقعیت سے خالي نهیں هوتے - اسلیے یقیني ذرائع کي عدم موجودگي میں اِن تخمیني ذرائع سے ضرور کام لیا جاسکتا ھے -

اس تفصیل سے معلوم هوگیا هوگا که نوع انساني کے عهد قبل التاریخ کے حالات در اصل صرف آثار عتیقه هي اپني زبان خاموشي سے بیان کرسکتے هیں - نیز یه که تاریخ کے پاس اس سلسله میں جسقدر بھي سرمایۂ معلومات ھے' وہ سب کا سب، علم الاثـار هي کا نتیجه ھے -

(عهد قبل التاریخ)

نوع انساني کے عهد قبل التاریخ کي تاریخ ابھي بالکل نامکمل ھے - مدفون آثار کي تنقیب جسقـدر وسعت و سـر گرمي کے ساتھه کي جارهي ھے ' اسیقدر عجیب و غریب انکشافات هوتے جاتے هیں - اسوقت تـک جسقدر آثار دستیاب هوے هیں ' انکے لحاظ سے علماء آثار نے عهد قبل التاریخ کي تقسیم تین دوروں میں کي ھے :

(۱) دور حجري - یعني وہ زمانه جبکه انسان اپنے آلات وغیرہ پتھر سے بناتا تھا - پتھر هي میں رهتا تھا اور پتھر هي سب سے بڑا اسکا آله تھا -

(۲) دور برنزي - یعني وہ زمانه جبکه انسان اپنے آلات وغیرہ ایک قسم کي مرکب دھات سے بنانے لگا جسے " برونز " کہتے هیں اور جو زیادہ تر تانبے اور جست کو ملاکر بناتے هیں -

تصویر نمبر (۱)

(۳) دور حدیدی - یعنی وہ زمانہ جبکہ انسان نے اپنے آلات وغیرہ لوہے سے بنانا شروع کیے -

ان مختلف دوروں کے زمانہ کا قطعی تعین نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ قریباً نا ممکن ہے - علماء حیات اور علماء آثار عتیقہ صرف اسقدر کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ آثار و علائم سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کرہ ارضی پر کروروں سال سے آباد ہے -

لیکن سر رائے لنکسٹر نے (جو علم الانسان کا ایک مشہور محقق ہے) اس موضوع پر اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں چند مضامین شائع کیے تھے ' جس میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ انسان اس کرہ میں) پر اقلا ۱۰ - لاکھ سال سے آباد ہے -

(آثار عتیقہ کے اقسام ثلاثہ)

جن آثار عتیقہ سے انسان کے عہد قبل التاریخ کے حالات مستنبط کیے جاتے ہیں ' وہ تین قسم کے ہیں :

(۱) حیوانات کی ہڈیاں -

(۲) خود انسان کی ہڈیاں -

(۳) آلات اسلحہ ' اثاث البیت ' نقوش وغیرہ -

ذیل میں ہم چند واقعات قلمبند کرتے ہیں ' جن سے یہ اندازہ ہوجائیگا کہ علماء فن ان آثار سے کیونکر نتائج اخذ کرتے ہیں ؟ اور زمین کے اندر کی چند ہڈیاں ' چند شکستہ پتھر ' چند مجہول و ناقابل فہم لکیریں ' کیونکر دنیا کی قدیمی تاریخ کو روشنی میں لاتی ہیں ؟

(عہد اثری کی ایک غار)

یورپ کی ایک مشہور غار میں ایک اثری (عالم آثار عتیقہ کی زیر نگرانی کھدائی کا کام شروع ہوا - ۲۰ - فٹ گہرا کھودنے کے بعد ایک چولھا ملا - اس چولھے کی کل کائنات پتھر کے چند ٹکڑے تھے جنکو کھڑا کرکے چولھا بنا لیا گیا تھا - اسکے قریب ہی ہڈیوں کا ایک ڈھیر تھا - یہ ہڈیاں اسقدر بوسیدہ ہوگئی تھیں کہ ایک غیر ماہر فن اثریات انکے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کرسکتا تھا - بوسیدہ ہڈیاں بحفاظت تمام ایک ماہر فن کے ملاحظہ کے لیے بھیجدی گئیں - اس نے مطالعہ و درس کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ اس ڈھیر میں مختلف حیوانات کی ہڈیاں شامل ہیں - بعض ہڈیاں دریائی گھوڑے کی ہیں ' بعض اس خاص نسل کے گھوڑے کی ہیں جو چین کے ریگستانوں میں بکثرت ہوتا ہے ' کچھہ خشکی کے گھوڑے کی ہڈیاں ہیں ' انکے علاوہ بیل اور ہرن کی چند ہڈیاں بھی اس میں شامل ہیں -

اس ڈھیر میں ان حیوانی ہڈیوں کے علاوہ انسان کے بھی ۱۳ دانت اور داڑھیں موجود تھیں جو تحقیقات سے نہایت مضبوط ثابت ہوئیں - یہ دیکھکر اس ماہر فن نے یہ رائے قائم کی کہ جس شخص کے دانت ہیں ' اسکی عمر مرتے وقت زائد سے زائد ۳۰ سال کی ہوگی - ان واقعات سے آخری نتیجہ یہ نکالا گیا کہ اس غار میں کبھی گوشت خور انسان آگئے تھے اور بسے تھے - انکی حجری صناعت میں سے چولھا ' اور انکے وجود میں سے دانت اور داڑھیں ' آنے والی نسلوں سے اپنا علاقہ قائم کرنے کیلیے باقی رہگئی ہیں !

یہ دانت جب ایک دوسرے ماہر فن کو دکھائے گئے تو اس نے بعض نتائج کا مزید اضافہ کیا - اس نے کہا کہ دانتوں کی قطع سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جبڑے میں یہ لگے ہونگے ' اسکی ہڈی بہت بڑی ہوگی ' اور اسی تناسب سے وہ کھوپڑی بھی موجودہ انسانوں کی کھوپڑی سے بہت زیادہ بڑی ہوگی جس سے یہ جبڑے وابستہ تھے -

(ایک دوسری اہم غار)

اسی طرح ایک باغ میں سلسلہ تنقیب جاری تھا - مزدور ۳۰ فٹ تک کھودتے ہوے چلے گئے - دیکھا گیا تو ۱۵ فٹ تک زمین کی ویسی ہی حالت ہے جیسی عام طور پر ہوتی ہے ' لیکن اسکے بعد ۳ فٹ گہری ایک تہ ملی جس میں کائی اور درختوں کی جڑیں موجود تھیں -

ان آثار سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ۱۰ فیٹ کی بالائی زمین کی تخلیق سے پہلے یہاں کوئی جنگل موجود تھا -

اسکے بعد دو یا تین فیٹ کی ایک اور تہ ملی - اس تہ میں گھونگے ' سیپ ' وغیرہ ملے - ان آثار سے علماء نے یہ رائے قائم کی کہ یہاں کسی زمانہ میں طوفان آیا تھا -

اسکے بعد ایک نئی تہ شروع ہوئی - اسکا حجم ۵ فیٹ سے ۷ فیٹ تک تھا - اس تہ میں بڑے بڑے درختوں کی جڑیں ملیں ' ان جڑوں کو دیکھکر یہ رائے قائم کی گئی کہ یہاں کی زمین نہایت سر سبز و بار آور ہوگی - اس تہ میں جڑوں کے علاوہ پتھر کے چند اسلحہ اور مٹی کے برتنوں کے چند ٹکڑے بھی ملے - اس سے علماء آثار اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہاں کبھی دور حجری کے لوگ آباد تھے -

اسکے بعد کی تہ کا حجم ۶ اور ۸ فیٹ کے درمیان تھا - اس تہ میں خاص قسم کے پتھروں کے ٹکڑے ملے جن سے ان خوفناک طوفانوں کا سراغ ملتا ہے جو دور جلیدی میں اس کرہ ارضی پر اکثر آیا کرتے تھے - سب سے آخری تہ کا حجم ۳ یا ۴ فیٹ تھا ' اسکے بعد صرف پتھر کی چٹانیں تھیں -

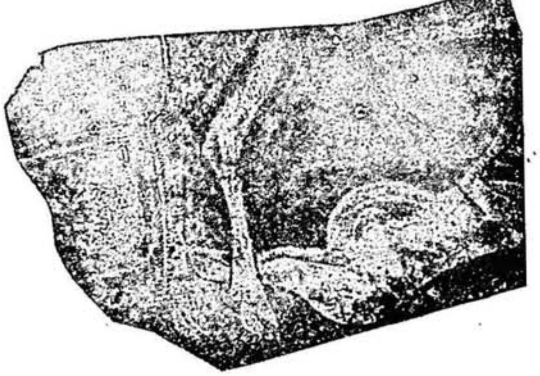

انسان کے ابتدائی عہد کا ایک صناعی عمل

یہ سب سے زیادہ پرانا اثری نقش ہے جو ایک پتھر پر بنایا گیا تھا اور اب نصف ٹوٹ گیا ہے - کسی جانور کے لمبے لمبے پچھلے دو پانوں نظر آتے ہیں اور اسکے سامنے ایک آدمی لیٹا ہے -

تصویر نمبر (۲)

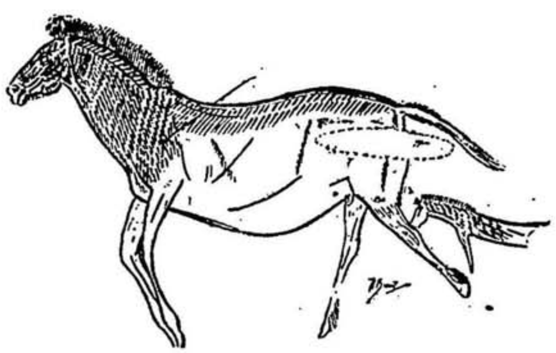

ان حالات کي مجموعي معلومات کي بناء پر علماء آثار اس نتيجه پر پهنچے که اس گڑھے کے بالائي پندره فيٹ مختلف تغيرات علم الارض کے بعد پيدا هوے هيں - زيرين پندره فيٹ مختلف تغيرات و حوادث ارضي کا نتيجه هيں - يهاں کسي وقت انسانوں کي آبادي تهي ' اور دور جليدي ميں کوئي عظيم الشان سيلاب بهي يهاں سے گذرا هے -

(دنيا کے چند اور مشهور غار)

اس سلسله ميں دنيا کے چند غاروں کا تذکره دلچسپي سے خالي نه هوگا ' جو علم الارض اور علم الآثار کي مشترک علمي دلچسپيوں کے لحاظ سے مشهور هيں -

ان غاروں ميں سے سب سے زياده مشهور اور قديم غار "گرگاس" هے - يه غار فرانس کے سلسله کوه پيرن ميں مقام پنٹاں کے قريب واقع هے - اس غار کے گرد و پيش جو آثار پاے جاتے هيں ' ان سے معلوم هوتا هے يهاں دور جليدي ميں سيلابوں اور طوفان کا سلسله جاري رها هے - اس غار ميں داخل هونے کے بعد سب سے پہلے ايک بڑا هال ملتا هے - اس هال کا طول ۵۰۰ فيٹ هے - اسکي چهت اسقدر پست هے که ايک آدمي کهڑا هوکے اپنے هاتهه سے چهو سکتا هے - دروازه کے پاس چولهے ' هڈياں ' اسلحه ' اور راکهه کے ڈهير ملتے هيں - ان آثار سے ثابت هوتا هے که يهاں کے باشندے " اور نيک " نسل کے تهے - " اور نيک " فرانس کے ايک شهر کا نام هے - يه نسل اسي شهر کي طرف منسوب کي جاتي هے اور وه دور حجري ميں آباد تهي - غار کے اندر داخله کے بعد سب سے پہلے اس کے دونوں جانب گول گول گڑھے ملتے هيں - ان گڑهوں کے اوپر چونے وغيره کا ايک دبيز پلاسٹر هے - اور پلاسٹر پر هتيليوں کے نشانات ابتک قائم هيں -

يه نشانات زياده تر بائيں هاتهه کي هتيليوں کے هيں - معلوم هوتا هے که يه لوگ هم لوگوں کي طرح اکثر اپنے دهنے هاتهه سے کام ليتے تهے ' اور انهوں نے يه نشانات اپنے بائيں هاتهه کي هتيلياں رکهکے داهنے هاتهه کي انگليوں سے بناے هيں - انگليوں کے درميان جو جگهه خالي رهتي هے ' اسکو سياه مٹي سے رنگديا هے - اکثر هتيليوں کے نشانوں ميں صرف چار انگليوں کے نشان هيں - گو يه بالکل ممکن هے که انهوں نے ان نشانات کے بنانے ميں عمداً ايک انگلي کا نشان نه بنايا هو ' مگر بظاهر معلوم هوتا هے که وه کسي مذهبي خيال کي بناء پر اپني ايک انگلي کاٹ ڈالا کرتے تهے - چنانچه آسٹريليا کے اصلي باشندوں ميں بعض قبائل عبادت و ثواب کے خيال سے اسوقت تک اپني ايک انگلي کاٹ ڈالا کرتے هيں -

ديواروں پر ان جانوروں کي تصويريں بني هوئي هيں جو اس غار کے باشندے اپنے ليے شکار کرکے لايا کرتے تهے - ان تصاوير ميں اس عهد کي نو آموزي و سادگي کے آثار پوري طرح نماياں هيں - مثلاً منجمله ديگر تصاوير کے ايک تصوير بهينس کي هے - اس قديم مصور نے سينگ اس طرح بناے هيں گويا وه اس بهينس کو سامنے سے کهڑا ديکهرها هے - ليکن پير اس طرح بناے هيں گويا دهنے يا بائيں طرف کهڑے هوکر اسکي تصوير کهينچي گئي هے - اسکے علاوه پيروں کي شکل ميں بهي فرق هے - معلوم هوتا هے که يه اس جانور کے پيروں کي تصوير هے جس کا تصور اس نے اپنے ذهن ميں قائم کيا هے ' نه که اس جانور کے پيروں کي جسے وه شکار کرکے لايا کرتا هے - (ديکهو تصوير نمبر ۱)

اس سلسله کوه پيرن ميں ايک اور غار هے جو غار نيو کے نام سے مشهور هے - يه غار پہلے غار کے مشرق ميں واقع هے - اس غار کا طول قريباً ڈيڑهه ميل هے - اس کا ابتدائي نصف حصه پتهروں سے پٹا هوا هے - اسکے بعد دوسرے نصف حصه ميں ايک وسيع مکان ملتا هے - مکان ميں جو نقوش و آثار هيں ' انکے ديکهنے سے معلوم هوتا هے که غار کے باشندے اسے هال کے طور پر استعمال کيا کرتے تهے - اسکي ديواروں پر مختلف جانوروں کي ۵۰ تصاوير موجود هيں - يه تمام تصاوير اپني صنعت کے لحاظ سے پہلے غار کي تصاوير سے بہتر هيں ' مثلاً ان تصاوير ميں ايک تصوير گهوڑے کي هے - مصور نے اس تصوير ميں صرف بدن کے بنانے هي پر اکتفاء نهيں کي هے بلکه گهوڑے کي ايال اور دم کو بهي نماياں کرنے کي کوشش کي هے ' اور اس ميں ايک حد تک کامياب معلوم هوتا هے - چهره ' ناک ' آنکهه ' اور دهانه کا محض سرسري خاکه هي نهيں بلکه ايک خوبصورت گهوڑے کے چهرے کي مکمل تصوير هے - (ديکهو تصوير نمبر ۲)

اس غار ميں صرف مرئي اشياء هي کي تصويريں نهيں هيں بلکه کچهه معني خيز نقوش اور بعض خيالي شکليں بهي نظر آتي هيں - غرض اس غار کے تمام نقش و نگار کے ديکهنے سے يه معلوم هوتا هے که غار کے باشنده اس دور ميں تهے جب انسان فن تصوير و رسم ميں ايک حد تک ترقي کرچکا تها -

موجوده صدي کے آغاز ميں علماء يورپ کي کوشش سے ايشياء اور افريقه ميں جو تنقيبات هوئي هيں ان سے يه امر پايه ثبوت کو پهنچ گيا هے که اس قسم کا علمي خزانه صرف يورپ کي سرزمين هي ميں نهيں هے بلکه ايشيا اور افريقه کي زمينوں ميں وه آثار مدفون هيں جو اگر آج پوري طرح منظر عام پر آجائيں تو علم الارض اور علم الآثار ميں ايک عظيم الشان اضافه هوجاے - ليکن يه داستان بهت طويل اور ايک مستقل صحبت کي طالب هے -

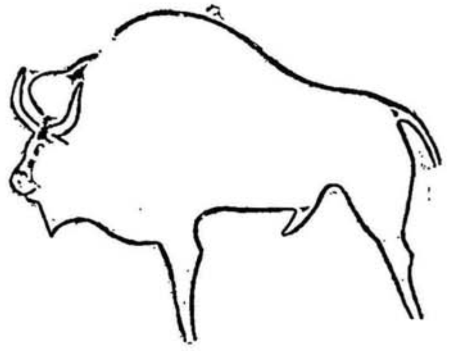

غار " نيو " کي ايک ديوار کا نقش - يه گاے کي تصوير هے جسکو مصور کاميابي کے ساتهه نهيں بنا سکا -

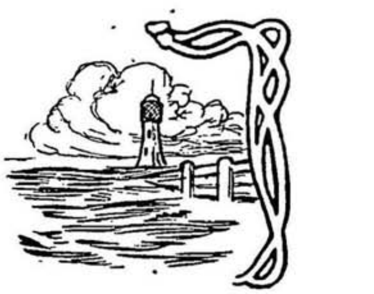

بريد فرنگ

ايــک نئی زمیــن کا اکـتشــاف

دائــرۂ قطب شمــالي

توپوں کي صداؤں' فضائي قنابل کي آتش افشانيوں' جہازوں کے تصادم' اور قتل و غارت کے هنگامۂ دارو گير ميں يورپ سے ايک نئي صداے علمي و اکتشاف ارضي کا بهي غلغله بلند هوا هے' اور انگلستان کي پچهلي ڈاک اسکي تفصيلات سے لبريز هے -

ناروے کا ايک نو عمر سياح جارج استيفـنسن سنـه ۱۹۱۳ کے اوائل ميں قطب شمالي کي سياحت کيليے طيار هوا تها' اور کنيڈا کي قومي انجمن جغرافيه اور امريکه کي مجلس تاريخ طبيعي نے اسکے تمام مخارج سفر اپنے ذمے ليليے تهے - استيفنسن کي يه مهم سياحت اس سلسلۂ تحقيقات کي تيسري مهم تهي' جس ميں سے پهلي سنه ۱۹۰۶ع ميں مرتب هوئي تهي' اور دوسري سنه ۱۹۰۸ ميں -

استيفنســن نے " کارلـوک " نامي ايک جهاز کا انتظـام کيا' دو چهوٹي کشتياں ساتهه ليں' تين سال کي تمام ضروريات زندگي فراهم کيں' مختلف علوم و فنون کے ماهرين کي ايک مختصر جماعت کو معيت کيليے منتخب کيا' اور جون سنه ۱۹۱۳ع ميں جزيرۂ وکٹوريا کے جنوبي ساحل سے روانه هوگيا -

اُن تمام سياحتوں کيليے جنکي منزل مقصود قطب شمالي هو' سب سے پهلي منزل بحر بوفور (Beaufort) هے - ليکن قبل اسکے که جهاز وهاں تـک پهنچے' موسم نے نامساعدت کي' اور جاڑے کي فصل شروع هوگئي - اب سب سے بڑي مصيبت ايک خاص طرح کي شمالي کهر تهي جس سے سال ميں آٹهه مهينے سطح سمندر بالکل مستــور رهتي هے - مجبور هوکر استيفنسن مـع اپني جماعت کے ايک جزيره ميں اُتر گيا اور موسم کا انتظار کرنے لگا - جهاز ساحل سمندر ميں چار مهينے تـک کهڑا رها' ليکن جولائي سنه ۱۹۱۴ع ميں غرق هوگيا -

يه حال ديکهکر استيفنسن کي جماعت ميں سخت اختلاف پڑگيا - اکثر ساتهيوں نے همت هاردي اور واپسي کا اراده کرديا - ليکن استيفنسن اپنے عزم پر برابر قائم رها اور مصائب سفر کي حکومت کنيڈا کو اطلاع دي - کنيڈا نے ايک دوسرا جهاز روانه کيا جو جزيره هرشل (Herschel) ميں استفينسن سے ملاقي هوا' اور وه پهر از سرنو اپني جد و جهد سياحت ميں مشغول هوگيا -

ليکن اب استفينسن نے اپني تحقيقات کے مقصد ميں کسي قدر تبديلي کردي - جزائر بحر بوفور کے قيام کے اثناء ميں اسے خيال هوا که سب سے پہلے شمالي الاسکا (Alaska) کي تحقيقات کرے' جسکے متعلق بعض سياحوں نے بيان کيا هے که اوقيانوس منجمد شمالي کے وسط ميں ايک عمده زمين واقع هے اور وه آباد کي جاسکتي هے -

۲۷ - اپريل کو استفينسن عرض شمالي کے ۷۳ درجه اور طول غربي کے ۲۴۰ درجه تک پهنچ گيا - يهاں اسپر بڑے بڑے مصائب آے - دو کے سوا تمام ساتهيوں نے رفاقت چهوڑ دي' اور ۱۳ رفيق نذر اجل هوگئے - تاهم اس نے همت نه هاري اور سفر جاري رکها - مگر ۷۴ درجه تک پهنچکر زاد راه نے بهي پيام اختتام سنايا - يه مصيبت لا علاج تهي - مجبوراً بنکس (Banks) ميں اتر پڑا جو ۳۰ ميل راس پرنس البرٹ سے مغرب ميں واقع هے (قطب شمالي کو نقشه ميں نکالکر ايک نظر ڈال ليجيے)

فروري سنه ۱۹۱۵ع ميں شمال کي طرف مزيد سياحت شروع کي' اور بالاخر ۱۹ جون کي صبح کو اسکي منتظر آنکهوں کا ايک جديد سر زمين کے منظر بري نے استقبال کيا' جسکي تلاش ميں برف و سرما کي تين مهلک فصليں اسنے برداشت کي تهيں !

يه نئي مکتشفه زمين نقشه ميں عرض شمالي کے درجه ۷۸' اور طول غربي کے ۱۱۷ درجه ميں واقع هے' اور اسکا داخلي طول ۰۰ ميل تک انداز کيا گيا هے -

استيفنسن تکميل تحقيقات کے بعد واپس روانه هوا - نقطه مارٹن (Marttin Pt.) تک تو اسکے ورود کي دنيا کو خبر ملي' ليکن اسکے بعد تمام گذشته سال انتظار و تجسس ميں بسر هوگيا اور کوئي مزيد اطلاع نهيں ملي - يهانتک که عام طور پر اسکي هلاکت کا يقين کر ليا گيا - ليکن گذشته نومبر ميں يکايک ايک پيغامبر کنيڈا ميں پهنچا' اور اس سے معلوم هـوا که استيفنسن راس کليٹ (C. Kellett) ميں بخيريت موجود هے' اور بعض ديگر علمي تحقيقات ميں مشغول هے -

اس جديد ارضي اکتشاف نے علماء فن کے آگے ايک مبحث کهولديا هے - ارض جديد کي جيو لوجي' نباتاتي' حيواني اور مقناطيسي حالات و موثرات کے متعلق عرصه تک بحث و نظر کا سلسله جاري رهيگا - بشرطيکه يورپ کے موجوده تمدن کي اتني عمر اور بڑهجاے' که وه کرۂ ارضي کي اس نئي متاع يغما سے متمتع هوسکے -

زمين کا جسقدر بحري و بري حصه يورپ کے تصرف ميں قدرت نے ديديا تها' کيا اسکو امن اور راحت دينے کے کام سے فارغ هوگيا هے که اب اسکے چهپے هوے چند ٹکڑوں پر بهي متصرف هونا اور انکي خبروں سے فتح مندانه مسرت حاصل کرنا چاهتا هے ؟

(اشتــهار)

اکسير اعظم يا زندگی کی بهـار

(ايجاد کرده عاليجناب حکيم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدين صاحب)

—○: * :○—

" ايک سريع الاثر اور مجرب مرکب "

ضعف دماغ و جگر کيليے يـه ايک مجرب اور موثر دوا هے - خصوصا ضعف مثانه اور اُن مايوس کن امراض کيليے جنکا سلسله بعض اوقات خود کشي تک مسلسل هوتا هے' ايک بے خطر آزموده مرکب هے - صحت کي حالت ميں اگر اسے استعمال کيا جاے تو اس سے بهتر اور کوئي شے محافظ قوت نهيں هوسکتي - قيمت في شيشي ۲ - روپيه محصول ڈاک ۲ - آنه

المشتهر : منيجر دي يوناني مڈيکل اسٹورس فوارۂ بحت نمبـر ۱/۱۵ رپن اسٹريٹ ڈاکخانه ويلسلي - کلکته

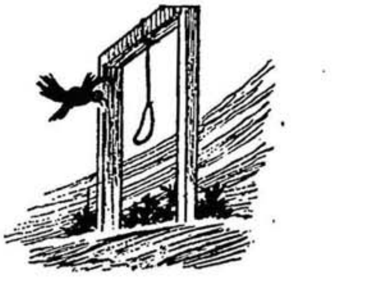

احرار اسلام

الامر بالمعروف والنهى عن المنكر

تاریخ عہد عباسیہ کا ایک صفحہ

مسئلہ خلق قرآن اور مناظرہ دربار مامون الرشید.

علماء سلف کي حریۃ حقہ اور دعوۃ الی الحق کا ایک نظارہ

(۳)

(شیخ عبد العزیز کي بقیہ تقریر)

جوں جوں وقت گذرتا جاتا تھا ‘ شیخ کا جوش و خروش بڑھتا جاتا تھا - سارے دربار پر ایک بیخودانہ ہیبت طاري تھي - نرجوں کي قطاریں جسکے ڈرانے کیلیے نکالي گئي تھیں ‘ امراؤ رؤسا کا پر عظمت جلوس جسکي زبان کو گونگا اور عقل کو معطل کردینا چاھتا تھا ‘ خدام و حجاب کي برھنہ تلواریں جسکو سزا دینے اور ایک ادنی اشارہ شاھي پر قتل کردینے کیلیے چمک رھي تھیں ‘ اور جو ایک فقیر الحال اجنبي اور بیکس مجرم کی طرح بغداد کي کوتوالي میں کھڑا کیا گیا تھا ‘ حق کي شہنشاھي کو دیکھو کہ وھي شخص آج مامون اعظم کے دربار میں اسطرح پادشاھوں کي طرح غضبناک ھورھا اور شہنشاھوں کي طرح حکمراني کر رھا ھے ‘ گویا بغداد کے تخت پر مامون کي جگھہ اسکو بٹھا دیا گیا ھے ‘ اور ایوان دربار کے اندر اور باھر جو کچھہ ھے ‘ وہ مامون الرشید اعظم کیلیے نہیں ھے بلکہ عبد العزیز بن یحیی الکناني کیلیے ھے !

اور پھر دیکھو کہ ان چند لمحوں کے اندر کوئي چیز بھي نہیں بدلي - وھي مامون ھے ‘ وھي اسکا تاج و تخت ھے ‘ وھي اسکے ارکان و وزرا ھیں ‘ وھي فوجیں ھیں ‘ وھي انکي بے نیام تلواریں ھیں ‘ وھي مجلس مناظرہ ھے ‘ اور وھي عبدالعزیز کا جسم حقیر و وجود تنہا ‘ لیکن صرف ایک چیز بدل گئي - یعني عبدالعزیز کا دل اور اسکي ایمان و حق پرستي کي روح الھي - اس ایک حقیقت کے بدلنے کے ساتھہ ھي تمام کائنات جسم و طاقت میں بھي انقلاب عظیم ھوگیا - جو انسان قہر کیلیے تھے ‘ خود مقہور ھوگئے - جو زبانیں حکم کیلیے تھیں ‘ خود محکوم ھوگئیں - جو ھاتھہ عتاب کیلیے تھے ‘ خود معتوب ھوگئے - جو آنکھیں سحر و ساحري کیلیے تھیں ‘ خود مسحور ھوگئیں ‘ اور جو عظمتیں کسي سے سجدہ خواہ تھیں ‘ اب خود ھي کسي عظمت اعلی و رفعت کبری کے آگے سر بسجود ھوگئیں !

من لہ المولی فلہ الکل !

شیخ نے تقریر جاري رکھي اور خلافۃ اسلامي اور اسکے فرائض کي طرف متوجہ ھوے ‘ اور بکثرت قران حکیم کي آیات اور احادیث کي تصریحات بیان کرکے دکھلایا کہ مسلمانوں کے امیر کو کیسا ھونا چاھیے ‘ اور خلفاے عباسیہ علی الخصوص مامون الرشید کے اعمال کیسے ھیں ؟ پھر انھوں نے خلفاء راشدین اور عامۂ صحابہ کے اتباع کتاب و سنت اور اجتناب بدعات و محدثات کا حال بیان کیا ‘ اور اپنے شیوخ حدیث کے سلسلے سے چند حدیثیں روایت کیں ‘ جن میں خلافۃ راشدہ کے بعد فتنہ و فساد کے پیدا ھونے کی خبر دیگئي تھي ‘ اور بتلایا گیا تھا کہ نئے نئے اعتقاد مسلمانوں کے سامنے لاے جائینگے اور انکو کتاب و سنت کي راہ سے منحرف کرنے کي کوشش ھوگي -

شیخ نے اپنے جن شیوخ سے روایتیں کیں ‘ ان میں عبد اللہ ابن نمیر الھمداني بھي ھیں جو محمد بن عبد اللہ ابن نمیر الھمداني استاذ امام بخاري کے والد ھیں ‘ نیز عبد الرزاق الصغاني ھیں جو حضرۃ امام احمد ابن حنبل کے مشہور شیوخ میں سے ھیں -

شیخ نے رسالہ میں اپني پوري تقریر نقل کي ھے جو چار صفحوں میں آئي ھے - رسالہ کي جو نقل اس وقت پیش نظر ھے ‘ وہ فلسکیپ کاغذ کي تقطیع پر لکھا گیا ھے ‘ اور ھر سطر میں ۲۵ سطریں ھیں - لیکن بخوف طوالت بقیہ تقریر کو ھم نظر انداز کردیتے ھیں - تقریر کا خاتمہ ان الفاظ پر ھوا :

" اے امیر المومنین ! خدا تعالی نے ھم سے اپنے کلام کي نسبت صرف یہي اقرار چاھا ھے کہ وہ اللہ کا اُتارا ھوا کلام ھے جسکو روح الامین نے قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا اور اُسکي زبان عربي ھے جیسا کہ فرمایا : وانہ لتنزیل رب العالمین ‘ نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربي مبین - اُس نے کہیں بھي ھم سے اسکا اقرار نہیں کرایا ھے کہ تم قرآن کو مخلوق کہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھي اس چیز کو مسلمانوں کے آگے پیش کیا - جب کبھي کوئي کافر مسلمان ھوتا تھا تو آپ اس سے اللہ کي وحدانیت کا اقرار لیتے ‘ اپني رسالت پر گواھي دلاتے ‘ اور ارکان اربعہ کي طرف دعوۃ دیتے ‘ لیکن یہ نہ کہتے کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرو - پھر تمام اصحاب رسول اللہ کا بھي یہي حال رھا ‘ اور باوجودیکہ ان میں سے بعض ان بدعتوں اور فتنوں کے آغاز تک موجود تھے ‘ اُنھوں نے کبھي بھي اُس حد سے باھر قدم نہیں نکالا جو قرآن و سنت نے قرار دیدي ھے - پس اے امیر المومنین ! تجھکو کیا ھوگیا ھے کہ اُمۃ مرحومہ کیلیے رحمت ھونے کي جگہ عذاب بننا چاھتا ھے ؟ اور جب تک کوئي مومن قرآن کے مخلوق ھونے کا اقرار نہ کرے ‘ تیري تلوار سے نجات نہیں پاسکتا ؟ واللہ کہ یہ بدعتوں اور فتنوں کا وھي سیلاب ھے جسکے اُمنڈ نے کي ھمکو خبر دي گئي تھي ‘ اور جس سے اصحاب رسول اللہ نے ھمیشہ بیزاري کي تھي - گمراھوں اور بدعتیوں کا یہ تمام گروہ جو تیرے گرد جمع ھوگیا ھے اور تجھکو صراط مستقیم سے بھٹکا رھا ھے ‘ کیا تیري نظر میں انکي دلیلوں کي اس سے زیادہ وقعت ھے جو رسول اللہ اور اُنکے اصحاب کو خدا نے دي ھے ؟ اگر توحید اور عدل یہي ھے اور خدا کي تمام صفتوں سے انکار کیے بغیر کوئي مومن مومن نہیں ھوسکتا ‘ تو کیا وہ سب کے سب مومن نہ تھے جو اگر مومن نہ تھے تو خود ھمارا ایمان بھي باقي نہیں رھتا ؟ "

اسکے بعد انہوں نے جہم بن صفوان کا ذکر کیا جس نے سب سے پہلے خلق قرآن اور نفي صفات کي بدعت ایجاد کي اور اپنے اساتذہ کے سلسلۂ روایت سے بیان کیا کہ بعض بقیۂ صحابہ نے کس طرح اس قول پر اظہار خشم کیا اور اسکو ایک بہت بڑا فتنہ قرار دیکر مسلمانوں کو اجتناب و احتراز کي وصیت کي - پھر کہا :

" صرف امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا فرض تھا جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا ' اور الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے جو حق کا رفیق اور خدام حق کا ولي ھے ' مجھے تیري مجلس میں پہنچنے اور فرض حق ادا کرنے کي توفیق دیدي - میں نے جو کچھہ کہا ھے' اگر حق ھے تو اسکي تصدیق کر' اور ان مفسدوں کا ساتھہ چھوڑ دے جو توحید کے نام سے شرک و ضلالت پھیلا رھے ھیں - اگر حق نہیں ھے تو اسکے بطلان پر کتاب و سنت سے دلیل لا ' اور مجھکو جھٹلا تاکہ میں اس چیز کے حق ھونے کي راہ پا سکوں جسکو سلف میں سے کسي نے بھي نہ جانا - یہ حضرت ابراھیم خلیل علیہ السلام کي سنت اور انکا طریق ھے کہ انہوں نے حجۃ پیش کي اور منکرین سے حجۃ طلب کي ' لیکن اے امیر المومنین ایک سنت ان لوگوں کي بھي ھے جنہوں نے راہ حجۃ و برھان میں اپنے کو ناکام پاکر جور و قہر کے دامن میں پناہ لي تھي' اور کہا تھا کہ : حرقوہ وانصروا الھاتکم ان کنتم فاعلین - ابراھیم کو آگ میں جلادو' اور اسطرح اپنے معبودوں کي حمایت کرو جنکے معبود ھونے پر تم کوئي حجۃ نہیں لا سکتے - ان لوگوں کے پاس اپنے اعتقاد کي نصرت کیلیے حجۃ و دلیل نہ تھي' اسلیے وہ حضرۃ ابراھیم پر جور و قہر اور ظلم و ستم کرکے اپنے اعتقاد کو منصور و فتح مند کرنا چاھتے تھے - پس اگر دلیل و حجۃ کي سنت کي جگہ قہر و ظلم کي سنت پر تو عمل کریگا' تو یاد رکھہ کہ یہ ملۃ ابراھیمي کي سنت نہوگي ' ملۃ نمرودي کا اتباع ھوگا - با ایں ھمہ پیروان ابراھیم علیہ السلام اسکے لیے بھي طیار ھیں ' اور تو دیکھہ رھا ھے کہ اگر میں اسکے لیے طیار نہوتا تو اس مجلس تک نہ پہنچتا "

یاد ھوگا کہ جب عبد العزیز دربار میں پہنچا تھا تو ایک طرف سے آواز آئي تھي : " اس شخص کیلیے تو صرف یہي کہدینا کافي ھے کہ قبح اللہ وجھک - خـدا کي قسم میں نے کسي شخص کو اس سے زیادہ بد شکل نہیں دیکھا " شیخ نے یہ جملہ سنا تھا مگر اسوقت خاموشي اختیار کرلي تھي - اب وہ اسطرف متوجہ ھوے :

" اور اے امیر المومنین ! تو نے کہا ھے کہ میري خواھش مناظرہ کے پورا کرنے کیلیے آج کي مجلس منعقد ھوئي ھے' لیکن میں نے دربار میں آتے ھي سب سے پہلي آواز جو سني ' اسي سے معلوم ھوگیا کہ اس مجلس کے مناظرہ کرنے والوں کے علم و حجۃ کا کیا حال ھے ؟ اور کن دلیلوں سے وہ حق کا مقابلہ کرنا چاھتے ھیں ؟ پھر کیا رھي لوگ مجھسے مناظرہ کرینگے جنکے پاس سب سے بڑي دلیل بطلان حق کیلیے یہ ھے کہ مجھکو خالق کائنات نے رنگ اور چہرہ اچھا نہ دیا ؟ اور میں انکي نگاھوں میں جمیل و حسین نہیں ؟ اے امیر المومنین ! میں تجھسے پوچھتا ھوں کہ یہ تمام نقش و نگار جو تیرے ایوان دربار کي دیواروں پر بنے ھوے ھیں اگر خوشنما نہوتے ' تو تو انکو ملامت کرتا یا انکے صناع اور صناع کے قلم کو ؟ اگر تیري ملامت صنـاع تک پہنچتي تو کیا میرے جسم و چہرہ پر اعتراض کرکے انہوں نے صناع کائنات پر ملامت نہیں کي اور اسکي صناعت کو ذلیل نہیں ٹہرایا ؟ کیا یہي وہ توحید ھے جسکے یہ لوگ مدعي ھیں' اور جو کامل نہیں ھوسکتي جب تک کہ اللہ کے کلام منزل کو مخلوق نہ کہا جاے ؟ حضرۃ یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی نے جمال جسم اور حسن خلقۃ عطا فرمایا تھا ' لیکن پادشاہ مصر نے جب انکو قید خانے سے نکالکر ملک و سلطنت عطـا کي تو انہوں نے کہا : " اجعلني علـي خـزائن الارض اني حفیظ علیم " اے بادشاہ ! اپني سلطنت میرے سپرد کردے میں حفاظت کرنے والا اور صاحب علم ھوں - یہ نہیں کہا کہ " انـي حسن جمیـل " مجھے سلطنت دیدے کیونکہ میں حسین اور خوبصورت ھوں - "

(مامون کي محویت)

شیخ لکھتے ھیں :

" میں جب تک تقریر کرتا رھا ' مامون اسطرح ٹکٹکي لگاے میري جانب نـگراں تھا ' گویا پتھر ھے ' جسمیں نہ تو ارادہ ھے نہ روح - اثناء تقریر میں کئي بار میں نے دیکھا کہ اسکي آنکھیں تر ھوگئي تھیں' اور قریب تھا کہ انسے آنسو بہہ نکلے - یہ حال دیکھکر تمام اھل دربار متحیر تھے' اور جبکہ وہ مامون سے حکم قتل کے منتظر تھے' تو انہوں نے دیکھا کہ شدت تاثر و محویت سے وہ خود ھي بیحال ھورھا ھے - ان میں سے ھر شخص حیرت و دھشت سے ھلاک ھو گیا کہ جو مامون مسئلہ خلق قرآن کے مخالفین کیلیے قتل و سلب کے سوا اور کچھہ نہیں رکھتا تھا ' وہ کس طرح صامت و ساکن بیٹھا ھے' اور جو کچھہ میں کہہ رھا ھوں سن رھا ھے ؟ حالانکہ وہ اللہ کي نصرت حق سے بیخبر تھے' اور نہیں جانتے تھے کہ سب کچھہ اسي کے اختیار میں ھے اور وہ جو چاھے کر سکتا ھے " -

(مامون کي تقریر)

شیخ جب تقریر ختم کرچکے تو مامون الرشید کچھہ دیر تک خاموش رھا - پھر کہا :

" اے عبـد العزیـز ! اللہ تجھپر رحم کرے - تو نے جو کچھہ کہا میں نے سنا ' اور جن جن چیزوں کو تو نے میري طرف نسبت دي ' ان کیلیے میں نے اپنے نفس کا احتساب کیا - الحمد للہ کہ میں انسے بري ھوں - میں بندگان خدا پر ظلم نہیں کرنا چاھتا' بلکہ انکو حق اور توحید کي طرف بلاتا ھوں جسکو دلیل و برھان اور کتاب اللہ نے مجھپر ظاھر کیا ھے - با ایں ھمہ یقین کر کہ میرا حلم میرے غضب پر غالب آئیگا ' اور خدا کي قسم' میں تیري سختي اور درشتي کي وجہ سے اپنا انتقام تجھسے نہ لونگا' بلکہ تیري دلیلوں کو سنونگا اور تیرے براھین کو وزن کرونگا - مجھپر ظاھر ھو گیا کہ تو حق کي غیرت رکھتا ھے اور اسکے لیے بے باک ھے - تو نے اپنے گھر کو دنیا کیلیے نہیں چھوڑا بلکہ اس چیز کیلیے چھوڑا جسکو تو حق یقین کرتا ھے - پس تیري حمیت حق اسکي مستحق ھے کہ تیري عزت کي جاے' اور تیري کوئي سختي مجھکو اس اعتراف سے نہیں روک سکتي - میرا تیرا معاملہ اب صرف حق و باطل کا ھے - اگر تیرے پاس حجۃ ابراھیمي ھے تو پیش کر جسکي پیروي کیلیے تو یہاں تک آیا ھے' اور جب تک تو قرآن کي اس شہادت اور عقل صریح کي اس دلیل کو نہ جھٹلادے جو قران کو مخلوق ثابت کرتي ھے' اس وقت تک تجھے حق نہیں ھے کہ اپنے آپکو حجۃ ابراھیمي کا پیرو ثابت کرے - حجۃ ابراھیمي یہ تھي کہ جب منکر خدا نے اس سے جھگڑا کیا تو حضرۃ ابراھیم نے کہا : " اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ھے ' اگر تجھکو اس سے انکار ھے تو تو مغرب سے نکال دیکھہ " یہ حجۃ ایسي تھي جسکو عقل نے پہچانا اور مشاھدہ و حس نے اسپر گواھي دي - پس تو بھي حجۃ لا ' اور صاحبان علم و حجج سے مناظرہ کر " :

مامون کے آخري الفاظ یہ تھے :

و قد جمعت المخالفین لك لتناظرھم بیـن یدي' واکون انا الحاکم بینکـم ؛ فان تبیـــن

" اور میں نے تیرے مخالفین کو جمع کیا تاکہ تو انسے میرے سامنے مناظرہ کرے ' اور میں بمنزلہ ایک حاکم کے تم دونوں فریق کیلیے ھوں (یعني خود

العجـــة لك عليهـــم و العـــق معـــك ' اتبعناک ' و ان تـــکن العجة لهـــم عليك ' عاقبناک -

کوئي فريق نه بنوں) پس مناظره کر - اگر تيري حجة تيرے مخالفين پر واضح هو گئي اور حق تيرے ساتهه ثابت هوا تو هم تيري پيروي کرينگے ' اور اگر تو حجة نه لاسکا اور حق نے تيرے مخالفين کا ساتهه ديا ' تو پهر تيرے ليۓ اسکي سزا هے "

(آغـاز منـاظره)

شيخ نے مناظره کيليے پوري آمادگي ظاهر کي ' اور مامون نے بشر مريسي رئيس معتزلۂ عهد کو حکم ديا که مناظره شروع کرو -

بشر اپني جگه سے اٹهکر مامون کي نشست کے قريب آيا ' اسکي تمام جماعـت اسکے ساتهه تهي - مامون نے خود هي فيصله کرديا تها که دليل بشر پيـش کريگا اور شيخ جواب ديگا - خارج از موضوع کوئي بات نهيں کي جائيگي - دلائل کا تمام دار و مدار صرف قران کي اندروني شهادت پر هوگا ' اور هر فريق پورے ضبط و سکون اور کشاده دلي کے ساتهه مخالف کي تقرير سنيگا - مامون نے دونوں فريق کو مخاطـب کرکے اس بارے ميں جو تقرير کي ' وه نهايـت وقيع هے ' اور گويا اداب مناظره پر ايک بهترين درس هے - جس قدر حصه شيخ نے اپني رساله ميں نقل کيا هے ' هم کسي دوسري صحبت ميں اسکا ترجمه کرينگے -

اب مناظره شروع هوا - بشر يکے بعد ديگرے قران کريم کي آيات پيش کرتا ' اور شيخ اسکا جواب ديتے - پهر رد و جواب الجواب کا سلسله جاري هوتا - شيخ نے حرف بحرف تمام مناظره نقل کيا هے اور پورے شرح و بسط اور انصاف و عدالة کے ساتهه مخالف کي تمام دليلوں اور تقريروں کو بهي قلمبند کيا هے -

افسوس که هم اس منـاظره کو نقـل نهيں کرسکتے ' کيونکه بهت طول طويل هے اور رساله کے اوراق کا بڑا حصه اسي پر مشتمل هے - نيز زياده تر خالص علمي دلائل و مباحث سے تعلق رکهتا هے جسکے مطالعه ميں عام قاريين البلاغ کيليے کوئي دلچسپي نه هوگي - عموماً جو دلائل کتب کلام و عقائد و اختلاف ميں مسئلۂ قدم و خلق قرآن کے متعلق نظر آتے هيں ' وهي فريقين کي طرف سے پيش هوے ' اور هماري موجوده صحبت کا موضوع مسئلۂ خلق قرآن نهيں بلکه علماء سلف کے امر بالمعروف و نهي عن المنـکر کا ايک نظاره دکهلانا هے -

بشر مريسي کے طرف سے جسقدر آيتيں قرآن حکيم کي پيش کي جاتي تهيں ' اسکے جواب ميں خود قرآن هي سے عبد العزيز استشهاد کرتے اور ثابت کرديتے که ان آيات کو خلق قرآن سے کوئي تعلق نهيں -

اسي سلسله ميں حروف و اصوات کي بحث نکل آئي - جهم بن صفوان نے اگرچه نفي صفات کي بنا پر خلق قران کا دعوی کيا تها ' ليکن بشر مريسي کا اعتقاد اشاعره کے اعتقاد سے اقرب تها - وه زياده تر حروف و اصوات عربيه کے حدوث و خلق پر زور دينا ' اور "کلام الله" اور "قران عربي" ميں تفريق کرکے اُس قران کے خلق و حدوث کو قطعي قرار ديتا ' جو عربي زبان ميں هم پڑهتے اور لکهتے هيں - ليکن شيخ عبد العزيز نے ثابت کيا که جو قرآن اُتارا گيا وه عربي ميں تها ' جيساکه جا بجا فرمايا : انا انزلناه قرانا عربيا - يا کها: بلسـان عربي مبين - پس وه چيز جو عربي زبان ميں اُتري تهي اگر عربي تهي ' تو قطعاً عربي کے حروف و اصوات هي ميں تهي ' اُنسے مجرد نهيں هوسکتي ' اور وهي کلام الله هے - پس کلام الله عربي ميں اُترا ' اُسي کو رسول نے تلاوت کيا ' اور وهي هماري زبانوں سے بهي نکلتا هے - کوئي دوسري چيز نهيں هے -

(فتح و شکست کا آخري ميدان)

" . لسلۂ بحث بڑهتا جاتا تها ' اور مامون کا يه حال تها که کبهي شيخ کے حسن جواب کي داد ديتا ' اور کبهي بشر کے استدلال و استشهاد سے خوش هوتا که يکايک بشر نے کها :

" ميں اپنے اور تمام دلائل و براهين کو خود هي چهوڑ ديتا هوں کيونکه اسطرح رد و کد ميں کوئي نتيجه نهيں نکلے گا - اب صرف ايک سوال کرتا هوں ' اسکا جواب دو - تمام بحث کا ابهي خاتمه هوجائيگا اور حق کے اعتراف کے بغير تم کوئي راه نجات اپنے سامنے نه پاؤگے "

يه کهکر اس نے سوال کيا :

" قران نے صدها مقام پر الله کو خالق کل شي کها هے يا نهيں يعني خدا هر چيز کا خالق هے ؟ "

شيخ نے کها : " هاں وهي هر شے کا خالق هے "

بشر نے کها : " قران بهي "شے" هے يا نهيں ؟ "

شيخ نے کها : "پہلے "شے" کي حقيقت سن لو پهر جواب مانگو"

بشر زياده تيز هوکر بولا : " ميں اور کچهه سننا نهيں چاهتا ' پہلے ميرے سوال کا جواب دو - قران بهي " اشياء " ميں داخل هے يا نهيں ؟ "

شيخ نے پهر کها : " تمهارا طرز سوال هي غلط هے - اسميں دهوکا هے - تم کو چاهيے که صبر و ضبط کے ساتهه پہلے ميري تقرير سن لو "

بشر نے کها : " تقريريں بهت هوچکيں ' امير المومنين کو نتيجۂ مناظره کا انـتظار هے - اب اور کسي تقرير کی ضـرورت نهيں - تم ميرے سوال کا جواب دو "

شيخ نے پهر جواب سے اعراض کيا - اسپر بشر نے مامون سے کها : " يا امير المومنين ! حاکم کا فرض عدل و انصاف هے - آپ حکم هيں - اگر عبد العزيز حجة رکهتا هے تو سوال کا جواب کيوں نهيں ديتا ؟ "

يه حالت ديکهکر محمد بن جهم معتزلي نے پکارا : " ظهر امر الله و هم کارهون ! " بشر کے گروه ميں سے ايک اور شخص اٹهکر کهڑا هوگيا اور چيخ کر کها : " يا امير المومنين ! جاء الحق و زهق الباطل - ان الباطل کان زهوقا " شيخ عبد العزيز لکهتے هيں که خود بشر بهي اپنا جوش و تعصب نه روک سکا اور بار بار کهنے لگا : " و لکن قعد حمار الشيخ على القنطره " يعني بالاخر شيخ کا گدها پل ديکهکر بيٹهه گيا ' اور آگے نه بڑهسکا !

شيخ کا اعراض ديکهکر مجلس کو يقين هوگيا که شيخ کے پاس اس دليل کا کوئي جواب نهيں اور اس نے تلوار رکهدي - اگر وه تسليم کرتا هے که قران بهي شے هے اور اشياء ميں داخل ' تو لازمي طور پر ماننا پڑتا هے که الله هر شے کا خالق هے اور هر شے مخلوق هے - پس قران بهي مخلوق هے - اگر نهيں مانتا تو عقل و بداهت سے انکار کرتا هے کيونکه يه ظاهر هے که قران بهي اشياء ميں داخل هے - يه کسي طرح نهيں کهه سکتے که وه شے نهيں - اگر شے نهيں تو کيا هے ؟

خود مامون الرشيد کا بهي يهي خيال تها - اسے يقين هوگيا تها ' که شيخ عبد العزيز بالکل بے بس هوگيا هے ' اسي ليے جواب سے بچنا چاهتا هے - اس نے پهلي دفعه غضبناک هوکر شيخ سے کها : " يا عبد العزيز ! تجهے کيا هوگيا هے ' کيوں سوال کا جواب نهيں ديتا ؟ "

(اعـــلان حـــق)

شيخ لکهتے هيں که " في الحقيقت اس وقت ميں کشمکش ميں مبتلا هوگيا تها ' اور صاف نظر آتا تها که قران کے "شے" ماننے کے ساتهه هي يه سب لوگ شور مچائينگے که قـران کا مخلوق هونا ثابت هوگيا - ليکن مامون کے غضب ناک هوتے هي الله نے ميري مدد کي ' اور يکايک راه کاميابي دکهلادي "

شیخ نے کہا : " مجکو جواب دینے سے انکار نہیں ' لیکن جس طریق سے سوال کیا گیا ہے ' اسمیں ایک سخت دھوکا اور فساد ہے اسلیے میں پہلے اُسے صاف کرنا چاھتا تھا - با ایں ھمہ اگر امیر المومنین کو اسپر اصرار ہے تو اچھا ' میں تسلیم کرلیتا ہوں کہ قران بھی اشیاء میں داخل ہے "

یہ اقرار سنتے ھی بشر اچھل پڑا ' اور بشر اور مامون الرشید ایک ساتھہ بول اٹھے :

" اگر قران بھی اشیاء میں داخل ہے تو قران کہتا ہے کہ اللہ تمام اشیاء کا خالق ہے اور تمام اشیاء مخلوق ھیں ' پس قران کو بھی تم نے مخلوق تسلیم کرلیا "

شیخ نے گرج کرکہا :

" ھرگز نہیں ! اس سے یہ کبھی لازم نہیں آتا - قران کہتا ہے : و یحذرکم اللہ نفسہ یعنی اللہ تم کو اپنے " نفس " سے ڈراتا ہے - اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کا بھی نفس ہے - اور پھر قران کہتا ہے کہ کل نفس ذائقة الموت ہر نفس کیلیے ضرور ہے کہ وہ موت کا مزہ چکھے - پس اگر اشیاء میں قران داخل ہوکر مخلوق ہوگیا ' تو کیا خدا بھی " کل نفس " میں داخل ہوکر اور نفس ہوکر موت کا مزہ چکھے گا ؟ "

شیخ عبد العزیز کا یہ کہنا تھا کہ تمام مجلس پر سناٹا چھا گیا ' اور ایسا معلوم ہوا ' گویا یہ الفاظ نہیں تھے ' ایک بجلی تھی جو یکا یک کوند گئی ' اور تمام نگاہوں کو خیرہ اور دلوں کو دہلا گئی - خود بشر مریسی مبہوت ہوکر دیکھتے کا دیکھتا ھی رہگیا ! فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملـــون -

یا تو مامون الرشید غضب ناک ہوکر شیخ سے جواب طلب کررہا تھا اور اسے خلق قران کے اعتراف پر مجبور سمجھتا تھا ' یا بے اختیار ہوکر عبد العزیز کے جواب پر وجد کرنے لگا ' اور پکار پکار کر کہنے لگا " معاذ اللہ ! معاذ اللہ !! خدا کی ذات موت سے بری ہے ! "

(خـاتمـہ)

بشر مریسی نے اپنے آخری سوال کو مناظرہ کا خاتمہ قرار دیا تھا - شیخ نے بھی اسکا جواب ایسا ھی دیا - وہ مناظرہ کا خاتمہ اور حجة کا اعلان آخری تھا !

مامون الرشیـد نے حکم دیا کہ مناظـرہ ختم کیا جاے ' اور عبد العزیز سے مخاطب ہو کے کہا :

" اگرچہ اس مسئلہ کا فیصلہ ھماری آجکی صحبت میں نہ ہوسکا ' لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ تو نے اپنے مخاطب کا کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کیا ' اور اسکی کسی دلیل کے آگے میں نے تجھے عاجز نہ پایا - تیری فضیلت علمی پر تیرے جوابات گواہ تھے - تیری جرات و ثابت قدمی تیری فضیلت کا اصلی جوہر ہے - تو نے جس بے خوفی و بے جگری سے میرے حضور میں زبان کھولی اور جسطرح میرے جلال و غضب اور موت و ہلاکت کے خوف سے بے پروا ہو کر تقریر کی ' واللہ کہ میں اسکی قدر کرونگا ' اور تیری درشتی و تلخ گوئی کو اپنی قدر دانیوں اور حلم سے تھکا دونگا - میرے طرف سے تیرے لیے امن اور اعزاز و اکرام کا فرمان ہے - اور تیرا جوہر استعداد اسکا مستحق ہے کہ میری مجلس علم کا ندیم ہو - تو اب مدینة السلام میں قیام کر اور ہر بدھہ کے دن میری صحبت علمی میں شریک ہو "

شیخ لکھتے ھیں : " اسکے بعد مامون الرشید نے حکم دیا کہ دس ہزار درہم میری قیام گاہ پر بھیجدیا جاے - نیز قیام کیلیے ایک سجا سجایا محل سرکاری بھی مرحمت ہو - پھر تلوار کی نیام پر ہاتھہ رکھا جو مجلس کی برخاستگی کا اشارہ تھا - تمام اہل دربار اٹھہ کھڑے ہوے - میں جب رخصت ہونے لگا تو مامون مسکرایا اور کہا " آج تو نے اپنے بڑے ھی طاقتور حریف پر فتح پائی "

اسکے بعد لکھتے ھیں :

" میں جب دربار سے نکلا تو تمام لوگوں کو راستوں ' دکانوں ' اور کوٹھوں پر چشـــم براہ پایا - لوگ منتظر تھے کہ میری اس جرات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟ جب انہوں نے دیکھا کہ میں نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھہ واپس جا رہا ہوں اور مجلس مناظرہ میں کامیاب رہا ہوں تو انکی حیرت اور خوشی کی کوئی حد نہ رہی - لوگ ہر طرف سے مبارکباد دینے اور ارباب حق کی فتح پر خوشیاں منانے کیلیے ہجوم کرتے ' اور مجھسے مصافحہ کرنے کے واسطے اپنی جانوں کو تہلکہ میں ڈالتے - حتی کہ جوش خلائق اور شدت ہجوم سے میں عاجز آگیا اور گھر تک پہنچنا دشوار ہو گیا - "

" اسکے بعد جب تمام علمـاء شہر و امصار کو واقعات منـــاظرہ کی خبـر ملی تو اس غیر متـوقـع تائیـد غیبـــی پر سجدہ شـکر بجا لاے ' اور اس ایـک نمونے نے ھـزاروں زبانوں کو یکایک کھول دیا - جو خوف جان و مال سے اظہار حق نہیں کرسکتی تھیں ' پہلے مامون کے غضب و صولت کو دیکھکر کسی کو جرات نہیں پڑتی تھی - لیکن اب لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ اگر جرات و ثابت قدمی کے ساتھہ حق کا اعلان کیا جاے ' تو اللہ کی نصرت کبھی ساتھہ نہیں چھوڑتی اور ہر شخص کامیابی حاصل کرسکتا ہے "

" صبح سے لیکر شام تک میرا مکان لوگوں سے بھرا رہتا اور وہ مجلس مناظرہ کے حالات پوچھتے - میں روایت کرتے کرتے تھک گیا - یہاں تک کہ خبر دور دور پھیل گئی اور حجـاز و شـام تک سے لوگ دریافت کرنے کیلیے آنے لگے - تب عاجز آکر میں نے چاھا کہ اس مناظرہ کے واقعات قلمبند کردوں تاکہ ہر شخص اسے پڑھکر حق کی فتـح اور باطـل کے خـذلان کی سرگذشت معلوم کرلے "

(استـــدراک)

(۱) شیخ نے اپنی تقریر کے ابتدائی حصہ میں (جو البلاغ کی گذشتہ اشاعة میں نکلا ہے) کہا ہے : " خدا نے مسلمانوں سے خلق قران کا اقـرار نہیں کرایا لیکن ایک انسان کراتا ہے (یعنی مامون) جو ہارون کے گھر میں پیدا ہوا اور ہارون ہادی کا بیٹا تھا "

شیخ کے رسالہ میں ایسا ھی لکھا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے - خلیفہ ہارون الرشید ہادی کا بیٹا نہیں ہے بلکہ ہارون اور ہادی دونوں محمـد بن منصـور ملقـب بہ مہدی کے بیٹے ھیں - مہدی کے بعد تیرہ ماہ تک ہادی تخت نشیں رہا - اسکے بعد ہارون الرشید خلیفہ ہوا - غالباً یہ کتابت کی غلطی ہے -

(۲) تقریر میں انہوں نے کہا : " تم سے پہلے ائمۂ جور نے جو کچھہ کیا ' اللہ نے اسکے لیے تم کو کھڑا کردیا " یہ اشارہ بنو امیہ کی طرف تھا جنکو ہلاک کرکے آل عباس نے اپنی حکومت قائم کی -

(۳) اس سرگذشت کو ھم نے نہایت تفصیل سے لکھا تا کہ ھمارے موجودہ عہد کے علماء ' سلف کے ان واقعات کو پڑھیں اور عبرت پکڑیں - امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور دعوة و تبلیغ حق ھی وہ اصلی و حقیقی فرض ہے جو اسلام نے علماء کے سپرد کیا ہے ' اگر اس فرض سے انکا علم و عمل خالی ہے تو انکو یقین کرنا چاھیے کہ انہوں نے اپنی ھستی متاع اور راستے کے پتھر اور جنگل کی گھانس انسے زیادہ قیمتی ہے -

الاصـــلاح والافســـاد

(ان اريد الا " الاصلاح " ماستطعت !)

(۲)

(بعض جزئيات نتـائج افســـاد)

(۱) بنو اسرائيل نے احکام توراة کي مخالفت کي ' اور خدا کي زمين ميں عدل و اصلاح کي جگۂ عصيان و فساد پهيلايا - بخت نصر اُوتّها اور پامال کرديا ' کيونکه افساد کا آخري نتيجه يهي هے :

و قضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين' و لتعلن علوا كبيرا - فاذا جاء وعد اولاهما بعثنا عليكم عبادا لنا اولى باس شديد - فجاسوا خلال الديار و كان وعـــدا مفعولا - (اســـرائيل : ۴) -	هم نے بني اسرائيل کيليے کتاب ميں فيصله کرديا تها که تم لوگ دو بار زمين ميں فساد پهيلاؤ گے' اور بڑي هي حد درجه کي سرکشي کروگے' سوجب پهلا عهد فساد کا آيا تو هم نے تمهارے اُوپر اپنے طاقتور و جنگ آزما بندے بهيجديے جنهوں نے تمام شهر کو اجاڑ ديا ' اور خدا کا وعده پورا هونے والا تها -

(۲) ايک قوم نے احسان کي ناشکري کي' اور آنحضرت کے اُونٹوں کا گله لوٹ ليا ' چرواهوں کو قتل کر ديا ' اسلام لاکر پهر مرتد هوگئي - قرآن حکيم نے اس افساد کي سزا مقرر کي' اور اُونکو وه ديگئي:

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسوله و يسعون في الارض فســـادا ان يقـتلوا او يصلبوا او تقـطع ايديهم و ارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض - (مائده : ۳۷)	اُونلوگوں کي سزا جو خدا اور خدا کے رسول سے لڑتے هيں اور زمين ميں فساد پهيلا تے هيں ' يه هے که قتل کردیے جائيـں ' يا پهانسي پر لٹـکيں ' يا اُونـکے هاتهه پانوں اُلٹے کاٹدا لے جائيں ' يا جلا وطن کردیے جائيں -

(۳) الله تعالے مصلحين کي جماعت کو بتدريج بڑهاتا هے' اور مفسدين کي جمعيت کو بتدريج توڑتا گهٹاتا ' اور پهر بالکل مٹا ديتا هے - البته اس تدريج عروج و زوال کي رفتار مختلف هوتي هے :

و اذكروا اذ كنتـم قليلا فكثركم و انظـــروا كيف كان عاقبـة المفسديـــن (اعراف ۸۵)	اور ياد کرو که جب تم تهوڑے تهے' توخدا نے تمکو زياده کرديا ' اورساتهه هي ديکهو که مفسدين کا کيسا انجام هوا ؟ اُدهر تم بڑهتے گئے اودهر وه گهٹتے گئے !

(۴) فرعون نے خدا کي زمين ميں استکبار کيا ' ايک قوم کي آزادي سلب کرلي ' اوسکي قوت کو برباد کرديا ' اسکو غلاموں کي طرح اپنا محکوم رکهنا چاها' يه عمل فساد تها ' پس اسکا لازمي نتيجه نکلا اور اسکي تباهي کا وقـــت آگيا - آخري وقت آنکهه کهلي ' مگر اب وقت گذر چکا تها :

الآن و قد عصيت قبـــل و كنت من المفسديـــن (يونس : ۹۱)	اے فرعون اب تو خدا کے آگے جهکنا چاهتا هے حالانکه پہلے سرکشي کرچکا هے اور زمين کے مفسدوں ميں سے تيرا وجود بهي تها !

(۵) اسي طرح اور بهي متعدد گذشته قوميں تهيں' جنکا مايه خمير فساد تها ' الله تعالى کے حکم سے کوئي زلزله کے ساتهه پيوند خاک هوگئي:

و اخذت الذين ظلموا الصيحة فاصبحـــوا فـــي ديارهـــم جثمين -	جنلوگوں نے ظلم کيا تها ' اونکو عذاب الهي کي کڑک نے پکڑ ليا ' اور وه اپنے گهروں ميں بيٹهے کے بيٹهے هي رهگئے -

کسي کو هوا اپنے ساتهه اُڑا لے گئي :

فارسلنا عليهم ريحا صرصرا في ايام نحسات لنذيقنهم عـــذاب الـخـــزي في الحيوة الدنيا -	هم نے اون پر آندهي بهيجي انکي نامبارکي کے دنوں ميں' تاکه هم اونکو دنيا ميں ذلت و نامرادي کا عذاب چکهاديں -

کسي کو پاني اپنے ساتهه بها ليگيا :

حتـــى اذا جـــاء امرنا و فار التنـــور	يهاں تک که جب همارے قانون عذاب کا وقت آگيا اور تنور نے جوش مارا -

ديکهو ' جزاء و سزا ميں کسقدر مناسبت هے ؟ فساد عدم هے ' يه قوميں بهي معدوم هو گئيں - افساد نتائج اصلاح کو مٹاتا هے ' يه قوميں بهي مٹ گئيں - کما تدين تدان -

(بعـــض جزئيات نتائج اصـــلاح)

ليکن اعمال صالحه کي حالت اعمال مفسده سے بالکل مختلف هے - وه زندگي اور طاقت و صحت هيں ' اسليے زندگي هي کے نتائج کا اون سے ظهور هوتا هے - وه روشني هيں' اسليے روشني هي کے تمام آثار و علائم اپنے ساتهه رکهتے هيں - اسي بنا پر الله تعالى نے اعمال صالحه سے زياده اعمال صالحه کے نتائج و آثار کا ذکر کيا هے :

(۲) ارباب اصلاح جو کام کرتے هيں ' صرف اپنے نور ايمان کي هدايت سے کرتے هيں' اُونکو ترغيبات کي ضرورت نهيں هوتي:

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات يهديهم ربهـــم بايمانهـــم تجـــري من تحتهم الانهار في جنت نعيـــم (يونس ۹)	جو لوگ اللـــه پر ايمـــان لاے اور صالح اعمال اختيار کيے تو الله انکے ايمان کي روشني کو انکے ليے شمع هدايت بنا ديتا هے - انکے ليے نعمتوں کي جنة هے ' اور اسکي نهروں کي رواني کا عيش نظاره !

نيکي و بدي اور فساد و صلاح ميں يهي فرق هے جسکو خدا نے اجمالاً بيان کيا هے - هر بدي کے اندر ترغيبات کا ايک ذخيره چهپا رهتا هے جو نفس اماره کو اپني طرف بلاتا هے ' ليکن نيکي نهايت ساده صورت ميں نماياں هوتي هے' کيونکه وه انسان کي فطرة اصلي هے اور فطرة کا هر جمال ساده هوتا هے-

(۳) مصلحين هر شخص سے جهک کے ملتے هيں ' تکبر و غرور سے اونکو نفرت هوتي هے ' استکبار اون سے چهو نهيں جاتا :

ان الذين آمنوا و عملـــوا الصالحات و اخبتوا الى ربهم اولئك اصحـــــب الجنة هم فيها خلدون - (هود : ۲۵)	جو لوگ ايمان لاے' صالح اعمال اختيار کيے' اور اپنے پروردگار کيليے عاجزي کي' سو يهي لوگ " اصحاب الجنة " هيں جو اپني حياة بهشتي ميں هميشه شاد و خرم رهينگے !

" اخبات" يعنى عاجزي و تواضع اگرچه خود عمل صالح ميں داخل هے اور اسليے مستقل حيثيت سے اسکے ذکر کي ضرورت نه

تهي ' ليكن قرآن حكيم كا طرز خطاب يه هے كه وه عام كے بعد خاص كو مستقلاً بيان كرتا هے' جس سے اوسكا اهتمام شان واضح كرنا مقصود هوتا هے - چنانچه تم كو معلوم هے كه عام نمازوں كے بعد صلواة وسطى كا ذكر مستقل طور پر كيا گيا حالانكه احكام نماز ميں نماز كي هر شكل' هر قسم' اور هر طريق داخل تها - اسي اصول كي بنا پر خدا نے اخبات كا ذكر بهي يهاں مستقلاً كيا هے -

۴) مصلحين كے اعمال كبهي ضائع نهيں هوتے - عمل صالح كا بيج كبهي بهي سڑ گل نهيں سكتا - وه قطعاً پهليگا اور قطعاً پهل لائيگا -

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات انا لا نضيع اجر مـــن احسن عـــملا (كهف : ۲۹)	جو لوگ ايمان لاے اور عمل صالح كيا' تو انكو همارا يه قانون معلوم هو جانا چاهيے كه هم عمل صالح كرنے والے كے اجر اور مكافات كو كبهي ضائع نهيں كرتے -

زنا سينكڑوں بچوں كو ضائع كرديتا هے ' ليكن نكاح اپنے نتائج اپني گود ميں ديكهتا هے -

(۵) مصلحين ميں هميشه باهم محبت و يگانگي هوتي هے باهمي پهوٹ اور نفاق صاحب اصلاح گروه ميں نهيں هو سكتا :

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات يجعل لهم الرحمن ودا - (مريم : ۹۶)	جو لوگ ايمان لاے اور عمل صالح كيا' سو قريب هے كه خداے رحمن انكے ليے محبت كا دروازه كهولديگا -

ليكن عمل فاسد كا نتيجه صرف بغض و عداوت هے :

فاغرينا بينهـــم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة (مائده : ۱۷)	هم نے قيامت تك كيليے اقوام نصارى كے درميان بغض و عداوت كي آگ بهڑكا دي -
انما يريد الشيطـــن ان يوقع بينكم العـــداوة والبغضـــاء في الخمــــر و الميسر ليصدكم عـــن ذكر الله و عـــن الصلوة فهل انتم منتهون ؟	شيطان چاهتا هے كه تمهارے درميان شراب نوشي و قمار بازي كے ذريعه بغض و عداوت ڈالدے' اور تم كو ذكر خدا اور نماز سے روكدے ' تو كيا تم باز نهيں آوگے ؟

(۶) مصلحين كي ايك بهت بڑي خصوصيت يه هے كه وه عدل الهي كے قيام كيليے اپني تمام قوتوں كو وقف كرديتے هيں' اور جب كبهي ان پر ظلم كيا جاتا هے تو پتهر اور گهانس كي طرح بيحس و حركت نهيں پڑے رهتے - بلكه انسان كي طرح اٹهتے هيں اور ظالموں سے انكے ظلم كا بدله ليتے هيں تاكه ظالم كو سزا ملے اور عدل قائم هو - اس بارے ميں انكا اراده اور فعل دونوں يكساں هوتا هے - جيسا كهتے هيں ويسا هي كركے دكهاديتے هيں - انكي زندگي كي بنياد اراده نهيں بلكه عمل هوتا هے :

انهم يقولون ما لا يفعلون الا الذين آمنوا و عملو الصالحات و ذكـــروا الله كثيرا و انتصروا من بعد ما ظلموا (شعراء : ۲۲۷)	ان مفسدوں كا يه حال هے كه جو كچهه زبان سے كهتے هيں اسكے خلاف عمل كرتے هيں - البته وه لوگ جو الله پر ايمان لاے ' عمل صالح كيا ' زياده سے زياده الله كے ذكر ميں لگے رهے ' اور

ظلم كا بدله لينے ميں فتح مندي حاصل كي ' بعد اسكے كه انپر ظلم كيا گيا تها اور وه مظلوم تهے - سو انكا حال ايسا نهيں هے -

ليكن اگر كسي نے ظالم كي حمايت كي ' يا اوسكے ظلم پر خاموش رها ' يا خاموش رهنے كي هدايت كي ' تو وه مفسد هے - كيونكه وه عمل فاسد كي اعانت كرتا هے -

(۷) مصلحين كي ايك خصوصيت يه هے كه انكا اعتماد صرف الله پر هوتا هے' پس وه صبر كرتے هيں اور صبر كے معني كسي عمل اور كاميابي كي راه ميں مشكلوں كے برداشت كرنے اور قرباني كے هيں :

الذين صبروا و على ربهم يتوكلون (عنكبوت : ۵۸)	جن لوگوں نے صبر كيا اور جو خدا هي پر بهروسا ركهتے هيں -

(۸) مصلحين معاملات ميں نهايت ديانت دار هوتے هيں - شركت كے كاموں كو نهايت ايمانداري سے انجام ديتے هيں' مشتركه چيزوں پر خود قابض نهيں هو جاتے بلكه دوسرونكو بهي مداخلت كا موقع ديتے هيں :

و ان كثيرا مـــن الخلطاء ليبغي بعضهم على بعض الا الذيـــن آمنـــوا و عمـــلو الصالحات و قليل ما هم (ص : ۲۳)	اور بهت سے ساجهے كا كام كرنے والے ايك دوسرے پر زيادتي كرتے هيں مگر وه لوگ جو ايمان لاے اور عمل صالح كيا ' تو انكا شيوه عدل اور ديانت داري هے - البته ايسے لوگ تهوڑے هيں -

(۹) خدا مصلحين كي دعا قبول كرتا هے ' انكي پكار كبهي مردود نهيں هوتي - اور اونكے مال و دولت كو بڑهاتا هے :

و يستجيب الذين آمنوا و عملو الصالحات' و يزيدهم من فضله (شورى : ۲۷)	اور جو لوگ ايمان لاے اور عمل صالح كيا سو خدا اونكي دعا كو قبول كرتا هے اور انكے كاموں كے پهل ميں اپنے فضل سے بركت اور فراواني بخشتا هے -

(۱۰) وه كبهي ذليل و رسوا نهيں هوتے ' بلكه هميشه معزز اور بلند و ممتاز هوتے هيں - تمام دنيا پر شرف و فضيلت صرف انهي كيليے هے - اشخاص كي حالت ميں بهي اور جماعت كي حالت ميں بهي :

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات اولئـــك هـــم خير البريـــه (بينه : ۶)	جو لوگ ايمان لاے اور عمل صالح كيا' سو وه دنيا كي بهترين هستي هيں -

اگر كوئي قوم دنيا ميں ذليل هے تو سمجهه لينا چاهيے كه وه عمل صالح نهيں كرتي :

(۱۱) وه هميشه حق اور قرباني كي باهم وصيت كرتے رهتے هيں اور ايك دوسرے كو اسكي دعوة ديتے هيں ' پس تمام كائنات ارضي ميں كاميابي اور فتح و مراد انهي كيليے هے - زندگي كے تمام مشكلات اور عمل انساني كي تمام ناكاميوں سے وه محفوظ هوجاتے هيں :

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الـــذين آمنوا و عملو الصالحات وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر (و العصر : ۳)	زمانه شاهد هے كه انسان كيليے ناكاميابي كے سوا كچهه نهيں هے - مگر وه لوگ جو ايمان لاے ' عمل صالح كيا ' حق اور صبر كي باهمدگر وصيت كي ' تو انكے ليے ناكامي كي جگه هميشه كام و مراد كي زندگي هوگي !

(۱۲) مصلحين كو ظلم و غصب حقوق كا كبهي ڈر نهيں هوتا ' كيونكه وه دليري كے ساتهه ظلم كا مقابله كرتے هيں ' اور طاقت كے ساتهه اپنے حقوق كو محفوظ ركهتے هيں :

و من يعمل من الصالحات و هو مومن ' فـــلا يخـــاف ظلما و لا هضما (طه : ۱۱)	اور جو شخص عمل صالح كرتا هے' اور ساتهه هي الله پر يقين ركهتا هے' سو اسكے ليے ظلم اور غصب حق سے

كوئي خوف نهيں - نه اسپر ظلم هوسكے گا اور نه اسكا حق مارا جائيگا -

(۱۳) مصلحين كي كوششيں كبهي رائگاں نهيں جاتيں :

فمن يعمل مـــن الصالحات و هـــو مـــومن فلا كفـــران	جو شخص عمل صالح كرتا هے اور الله پر ايمان لايا هے ' تو اوسكي

لسعيــه و انا لــه كاتـبون -	كوشش كبهي ضائع نه جاليگي' اور
(انبياء : ٩٤)	همارا قانون ايسا هي هے -

اونکو ناکامیابي پر ناکامیابي هوتي هے ' مگر وہ اپني دهن میں لگے رهتے هیں - کیونکه اونکا نور ایمان بتاتا هے که وهي ایک دن کامیاب هونگے - خدا کے پورے هونے والے وعدے کي دستاویز اونکے هاتهه میں هوتي هے - وہ ایک مقصد اعلی کیلیے کوشش کرتے هیں ' اونکو دهمکایا جاتا هے مگر وہ نہیں ڈرتے - اونکو ملامت کي جاتي هے مگر وہ آزردہ خاطر نہیں هوتے ' اسلیے که وہ خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے هیں :

فمن آمن و اصلح فلا خوف	جو شخص ایمان لایا اور اپني
عليهم و لا هم يحــزنــون -	اصلاح کي تو اسکے لیے نه تو
(انعام : ٤٨)	کسي طرح کا ڈر هے اور نه وہ کبهي
	غمگین هوگا -

(١٤) عمل صالح انسان کے دل کو سنوارتا هے' اسلیے پچھلے گناهوں کا جو داغ دل میں هوتا هے' اوسکو بهي مٹا دیتا هے :

و الـذين آمنـــوا و عملـو	اور جو لوگ ایمان لاے ' عمل
الصالحات و آمنوا بما نــزل	صالح کیا ' اور قران حکیم پر یقین
على محمــد و هو الحــق	کیا جو انکے پروردگار کي طرف سے
من ربهم كفر عنهم سياتهــم	انکے لیے پیام حق هے' سو وہ یقین
و اصلح بالهم (محمد : ٢)	کریں که انکے تمام گناہ جهڑ گئے اور
	انکے دل کو سنوار دیا گیا -

اونکي گناهوں کي ناکام زندگي کو نیکي کي سعید و کامیاب زندگي سے خدا بدل دیتا هے :

الا من تاب و آ من و عمل	مگر جس شخص نے توبه کي '
عملا صالحا فاولئك يبــدل	ایمان لایا' اور عــمل صالح کیا' تو
الله سيآتهم حسنات' و كان	خدا اسکے گناهوں کو نیکیوں سے
اللــه غفـــورا رحيمـــا -	بدل دیتا هے ' اور خدا بڑا معاف
(فرقان : ٧٠)	کرنے والا اور رحم کرنے والا هے -

حضرت عمر رضي الله عنه جب تلوار لیکر آنحضرت (صلى الله عليه و سلم) کے قتل کرنے کیلیے چلے تهے ' تو یه تلوار کیسي مفسدانه نظر آتي تهي ؟ مگر اب اوسکے جوهر میں ایمان و اصلاح کے نور چمکتے هوے نظر آتے هیں - کیا یه بدي کو نیکي کے ساتهه بدلدینا نہیں هے ؟

(١٥) صالحین تقوى اختیار کرتے هیں ' جچي تلي هوئي بات کرتے هیں ' اور وہ اونکے اعمال کا سنگهار بن جاتي هے :

يا ايها الذين آمنوا اتقو الله	مسلمانو ! خدا سے ڈرو ' ٹهیک اور
و قولوا قولا سديـدا ' يصلح	پکي بات بولو ' وہ تمهارے اعمال کو
لكم اعمـالكـم و يغفـر لكـم	تمهارے لیے سنوار دیگا ' اور تمهارے
ذنو بكم - (احزاب : ٧٠)	گناهوں کو معاف کردیگا -

(١٦) مصلحین نہایت پاک و با مراد زندگي بسر کرتے هیں :

من عمل صالحا مــن ذكر	جس عورت و مرد نے عمل صالح
و انثى و هو مومن فلنحيه	کیا اور وہ مومن بهي هے ' تو هم
حيوة طيبة و لنجزينهم اجرهم	اوسکو ایک پاک زندگي عطا کرینگے
باحسن كانوا يــعملــون -	اور اسکے کاموں میں ایسي قوت دیدینگے
(نحل : ٩٩)	که محنت سے زیادہ اسکا پهل پایگا -

(١٧) مصلحین کے اعمال کے نتائج کسي نه کسي طرح اونکي اولاد کو بهي مل جاتے هیں ' اور اگر نہیں ملتے تو اونکو یقین کرنا چاهیے که اونکا باپ صالح نه تها - اگر کسي قوم کو حکومت نہیں ملتي تو اوسکو ماننا چاهیے که اوسکے آباء و اجداد نے جو تاج سر پر رکها تها ' اوس میں صلاح و فلاح کا موتي نه تها - حضرة موسى جب ایک عالم الهي سے فیض یاب هونے کیلیے نکلے اور وہ انکے ساتهه روانه هوا تو راہ میں ایک شهر پڑا - شهر والے اتنے بد اخلاق تهے که انهوں نے رهنے کي جگه تک نه دي - لیکن حضرة موسى کے ساتهي نے شهر کے باهر ایک پراني دیوار کي تعمیر شروع کردي - حضرة موسى نے اس تعمیر پر تعجب کیا تو انهوں نے یه علت بتلائي که اسکے نیچے ایک صالح مرد و عورت کي دولت هے جسکے وارث انکے یتیم بچے هونگے :

و اما الجدار فكان لغلامين	دیوار شهر کے دو یتیم بچوں کي تهي'
يتيمين فى المدينـــة و كان	اوسکے نیچے اون دونوں کا خزانه دفن
تحته كنز لهما و كان ابوهما	تها اور اون دونوں کا باپ صالح تها '
صـالحا ' فـاراد ربــك ان	خدا نے چاها که جب وہ جوان
يبلغا اشدهمــا و يستخرجا	هوجائیں تو اپنا خزانه نکال لیں '
كنــزهما رحمة من ربــك -	اور ایسا نهو که انکے جوان هونے سے
(كهف : ٨٢)	پہلے هي دیوار پراني هوکر گر جاے -

لیکن اسکے لیے اولاد کو بهي صالح هونا چاهیے ' ورنه نتیجه بر عکس هوگا - حضرة موسى کے ساتهي نے اسي سفر میں ایک لڑکے کو قتل بهي کردیا کیونکه بر خلاف ان یتیم بچونکے وہ مفسد هونے والا تها :

و اما الغـلـم فــكان ابواہ	وہ لڑکا جسکو میں نے قتل کیا '
مــومنـــين فخشيــنا ان	سو اُسکے باپ ماں مومن تهے ' مجهکو
يرهقهمـا طغيـــان و كفر -	خوف پیدا هوا که طغیان و کفر کي
(كهف : ٧٩)	وجه سے کهیں سرکشي نه کرے -

(١٨) صالحین کو ابدي شهرت حاصل هوتي هے' اور وہ همیشه قائم رهتي هے - بقاء' دوام' استمرار' اصلاح کے لازمي خواص هیں :

رب هب لي حكماء الحقني	خدایا مجهے نبوت دے ' اور مجهکو
بالصلحين و اجعـــل لي	صلحا میں داخل کر' اور آنیوالي
لسان صدق فى الاخــرين -	نسلوں میں میرا دائمي ذکر قائم
(شعراء : ٨٣) .	رکهه !

(١٩) صلحاء کا دل حرص و طمع سے خالي هوتا هے ' رشک و حسد سے اونکو نفرت هوتي هے ' وہ جزاء آخروي کے آگے دنیوي مال و دولت کو هیچ سمجهتے هیں :

قال الذين يريدون الحيــوة	اُونلوگوں نے جو دنیوي زندگي کے
الدنيا : يليت لــنا مثــل	طالب تهے ' حسرت کهائي که کاش
ما اوتي قارون انه لذو حظ	همارے پاس بهي وہ هوتا جو قارون
عظيم - و قال الذين اوتوا العلم	کو دیا گیا هے - وہ کیسا بڑا نصیبور
و يلكم ثواب اللــه خير لمن	هے ! مگر جو لوگ صاحب علم
آمن و عـــمل صالحـــا -	و سعادت تهے اُونهوں نے کها یه کونسي
(قصص : ٨٠)	چیز هے جسکے لیے حسرت کررهے هو؟

صد افسوس تم پر ! اصلي نعمت تو الله کا وہ بدله هے جو صالحوں کو ان اعمال کا ملتا هے' اور خدا کے مومن و صالح بندوں کیلیے وهي سب سے بڑي چیز هے -

(٢٠) بدي کا نتیجه کتنا هي دل خوش کن هو مگر وہ محدود هے ' شراب کا نشه همیشه نہیں رهتا مگر حق کا متوالا همیشه مست رهتا هے - چوري سے دولت کثیرہ هاتهه آسکتي هے ' مگر اُسکو گن سکتے هیں - لیکن تجارت سے جو فوائد حاصل هوتے هیں' اُسکي کوئي خاص حد نہیں - ایک معمولي دکاندار اپني زندگي خوش گذراني کے ساتهه بسر کردیتا هے' اور اُسکو کچهه معلوم نہیں هوتا که کیا آیا اور کیا گیا ؟ مگر چور روپیه کو گن گن کے رکهه دیتا هے' پهر بهي چند دنوں میں تمام دولت اُڑ جاتي هے - دل کا دکهه اور ضمیر کي بے امني اسکے علاوہ هے -

ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات لهم اجر غیر ممنون (سجدہ : ۷۵)

جو لوگ ایمان لاے اور عمل صالح کیا' اونکے لیے غیر منقطع معارضہ ہے -

(۲۲) ہر چیز کا مرجع اللہ تعالی کی ذات ہے' اسلیے نیکی کے نتائج بھی اوسی کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں' لیکن تم نہیں جانتے کہ اس معراج روحانی کا زینہ کیا ہے؟ خدا خود بتلاتا ہے:

الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه (فاطر : ۱۱)

خدا کی طرف کلمات طیبہ چڑھتے ہیں اور عمل صالح اوسکو اونچا کردیتا ہے - (اس آیت کی مزید تفسیر آگے آئیگی)

پس ہر نیک نیت کا' ہر سچی شہرت کا' ہر سچی کوشش کا' زینہ صرف اعمال صالحہ ہیں - جو اونکو خدا تک پہونچا دیتے ہیں -

(۲۳) بیٹے کے ساتھہ باپ کی محبت عمل صالح ہے' کیونکہ وہ بیٹے کے اعمال صالحہ کا نتیجہ ہوتی ہے' اور کوئی عمل صالح نتیجہ بد پیدا نہیں کرسکتا - حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے محبت تھی کیونکہ وہ صالح تھے' اور اسیلیے اونکو اپنے عمل صالح کا بہترین معارضہ ملا تھا - لیکن انکے بھائیوں نے اس محبت کو جذب کرنا چاہا' مقصد نیک تھا' لیکن طریق اخذ و جذب مفسدانہ تھا' اسلیے ناکامیابی و ذلت دائمی نصیب ہوئی:

اقتلوا یوسف او اطرحوه ارضا یخل لکم وجه ابیکم و تکونوا من بعده قوما صالحین - (یوسف : ۹)

یوسف کو قتل کر ڈالو یا اوسکو کسی جگہ پھینکدو' باپ کی محبت تمہارے طرف منتقل ہو جائیگی' اور تم اوسکے بعد ایک صالح جماعت بن جاؤگے -

(۲۴) دنیا کے بادشاہ ہمیشہ صلحاء ہوتے ہیں' متعدد غیر صالح قوموں نے اپنی سلطنت کھودی - حالانکہ وہ ایک مدت تک وارث تاج و تخت رہ چکی تھیں - متعدد حکمراں قومیں اعمال فاسدہ کے نشے میں چور ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہی اعمال تہذیب و تمدن کے زیور ہیں - لیکن آنکو خدا کے ہاتھہ کی گردش پر نگاہ رکھنی چاہیے جو آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے' اور ایک مرتبہ دفعتاً جھک کر الٹ دیتا ہے: جعلنا عالیها سافلها:

ان الارض یرثها عبادی الصلحون (انبیاء : ۱۰۵)

زمین کے وارث صرف خدا کے صالح بندے ہوتے ہیں - فساد کے ساتھہ حکومت نہیں باقی رہسکتی -

(۲۵) نیکی اور اصلاح کا ثمرہ پورا پورا ملتا ہے:

واما الذین آمنوا و عملو الصالحات فیوفیهم اجورهم والله لا یحب الظلمین (آل عمران : ۵۰)

جو لوگ ایمان لاے اور عمل صالح کیا تو خدا آنکو پورا معارضہ دیگا اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا -

(۲۶) صلحاء تلاوت کرتے ہیں' خدا کا سجدہ بجا لاتے ہیں' امر بالمعروف والنہی عن المنکر کرتے ہیں' اور نیکی کی راہ میں سب سے آگے رہنا چاہتے ہیں:

من اهل الکتاب امة قائمة یتلون آیات الله آناء اللیل وهم یسجدون - یؤمنون بالله والیوم الاخر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و یسارعون فی الخیرات و اولائك من الصالحین - (آل عمران : ۱۰۸)

اور اہل کتاب میں ایک مستعد گروہ ہے جو خدا کی آیات راتوں کو پڑھتا ہے اس حال میں کہ وہ سر بسجود ہوتا ہے' خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے' نیکی کا حکم دیتا ہے' برائی سے روکتا ہے' اور نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے' وہی لوگ صلحاء میں سے ہیں -

(۲۷) صلحاء کا ولی اور رفیق و مددگار صرف خدا ہوتا ہے' اسلیے وہ آسی سے رشتۂ مودت جوڑتے ہیں:

ان ولی الله الذی نزل الکتب و هو یتولی الصالحین - (اعراف : ۱۹۶)

میرا ولی صرف خدا ہے جس نے کتابیں نازل کیں' اور وہ صالحوں کو دوست رکھتا ہے -

(۲۸) برائی کتنی ہی پھیلی ہو' تاریکی کا بادل کتنا ہی غلیظ ہو' مگر صلحا کا نور ایمان آنکو برائیوں میں ملوث ہونے سے بچا لیتا ہے:

و نجینه من القریة التی کانت تعمل الخبائث انهم کانوا قوم سوء فسقین و ادخلنا فی رحمتنا انه من الصالحین - (انبیاء ۷۴)

اور ہم نے لوط کو اوس گانوں سے نجات دی جو بدکاریاں کرتا تھا' وہ نہایت بری اور بدکار قوم تھی - اور ہم نے اوسکو اپنی رحمت میں داخل کیا کہ وہ صالحین میں سے تھا اور صالحین کی جگہ ہماری آغوش رحمت ہی ہے!

(۲۹) صلحاء مصیبت کے وقت مایوس نہیں ہوتے' ناشکری نہیں کرتے' اور خوشحالی میں غرور و فخر سے بھی بچتے ہیں کہ اونکا ظرف وسیع ہوتا ہے:

ولئن اذقنا الانسان رحمة ثم نزعتها منه انه لیئوس کفور ولئن اذقناه نعماء بعد ضراء مسته لیقولن ذهب السیئات عنی انه لفرح فخور الا الذین صبروا و عملوا الصلحت اولئک لهم مغفرة و اجر کبیر (هود ۱۲ : ۱۳ : ۱۴)

اور اگر ہم نے انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھایا اور پھر اوس سے رحمت کو چھین لیا' تو وہ نا امید و نا شکرا ہو جاتا ہے' اور اگر نعمت کی لذت مصیبت کے بعد چکھائی' تو کہتا ہے کہ اب تو برائی میرے پاس سے چلی گئی' اور خوش ہوکر غرور سے اترانے لگتا ہے' البتہ ان لوگوں کا یہ حال نہیں ہوتا جنہوں نے اعمال صالحہ اختیار کیے' مشکلات میں صبر کیا - سو اونکے لیے مغفرت اور بڑا معارضہ ہے -

(۳۰) وہ لوگوں کی امانت ادا کرتے ہیں' اور نہایت منصفانہ فیصلہ سناتے ہیں - خدا نے صلحاء کے ذکر کے بعد اونکو عدل احکام کا حکم دیا ہے - کیونکہ عمل صالح کا یہی نتیجہ ہونا چاہیے:

ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل - (نساء : ۶۱)

خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ امانتیں کو ادا کرو' اور جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھہ کرو -

اب اعمال فاسدہ و اعمال صالحہ کی فہرست تمہارے سامنے ہے' مصلحین و مفسدین کی جماعت تمہارے آگے کھڑی ہے - نتائج پیش نظر ہیں' مختلف حیثیتوں سے مقابلہ کرو' اعمال فاسدہ کس کثرت سے ہیں' اور کسقدر نقش و نگار کے پردے میں چھپے ہوے ہیں؟ لیکن نتائج کا حال مختلف ہے' اعمال فاسدہ کا صرف رہی ایک نتیجہ ہے جسکا عبرت ناک منظر گذشتہ قوموں کے افسانے پیش نظر کردیتے ہیں - لیکن اعمال صالحہ کے نتائج کس کثرت سے ہیں' اور کس قدر مختلف ہیں؟ اعمال صالحہ اپنے خواص و نتائج و آثار سے کبھی الگ نہیں ہوسکتے' اسلیے خدا نے اعمال کے ساتھہ اونکے نتائج و آثار کا بھی ذکر کیا ہے - لیکن اعمال فاسدہ کے نتائج اون سے جدا بھی ہوجاتے ہیں - اسلیے کوئی مفسدہ دفعتاً برباد نہیں ہوجاتا' وہ آہستہ آہستہ ہلاک ہوتا رہتا ہے - قرآن حکیم کی اصطلاح میں اسیکا نام " اہمال " ہے - یعنی بتدریج ہلاکت و تباہی کا قانون الہی -

(البقیة یتلی)

مراسلات

اصــــلاح معــــاشــــرت اور اســــلام

(بسلسلــــہ اســـلام اور ســــوشپلـــزم)

(از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی

گذشتہ نمبر میں اقوام جدیدہ و قدیمہ کے اشتراکی مذاھب اور انکے اثرات پر بہ تفصیل بحث کرچکے ھیں - اب ھم دکھلانا چاھتے ھیں کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیمات کیا ھیں ؟ سوشیلزم کے اعتبار سے سب سے پہلے اصلاح معاشرت کا مسئلہ سامنے آتا ھے ' یعنی ذاتی اعزاز و امتیاز مٹادیا جاے اور تمام افراد باعتبار معاش و مال کے مساوی الرتبہ ھوجائیں -

مساوات کی چار صورتیں ھیں ' مساوات نسبی و قومی ' مساوات حقوق و قانون ' مساوات رتبہ ' مساوات مالی -

(مساوات نسبی و قومی)

اسلام نے نسبی و قومی امتیاز بالکل مٹا دیا ھے ' اور تمام مسلمانوں میں ایک عام اسلامی برادری قائم کردی ھے - ایک مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان پر کوئی قومی یا نسبی امتیاز حاصل نہیں ھے - قرآن مجید میں ھے :

يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر و انثى و جعلناكم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقكم (حجرات)

لوگو! ھم نے تمکو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا' اور تمکو مختلف قوم اور قبائل بنایا' تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو' خدا کے نزدیک تم میں سب سے بزرگ اور مکرم وھی ھے جو زیادہ پرھیزگار ھو -

دوسری آیت یہ ھے :

انما المومنون اخوة (حجرات)

مسلمان سب آپس میں بھائی ھیں -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ھے :

ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية و فخرها بالاباء - انما هو مومن تقي او فاجر شقي - الناس كلهم بنو آدم و آدم من تراب (ترمذی باب مفاخرة)

خدا نے جاھلیت کی نخوت اور باپ دادوں پر فخر کرنا تم سے دور کردیا ھے - آدمی یا مومن اور پرھیزگار ھے ' یا بدکردار اور شقی ھے ' تم سب آدم کے بیٹے ھو اور آدم مٹی سے بنا تھا -

انسابكم هذه ليست بمسبة على احد - كلكم بنو آدم...... ليس لأحد على احد فضل الا بدين و تقوى (مشكوة باب مفاخرة)

نسب کسی کا کسی کے لیے باعث عار نہیں ھے' تم سب آدم کے بیٹے ھو ...... ایک کو دوسرے پر دین و تقوی کے سوا اور کوئی سبب فضیلت نہیں ھے -

لا فضل لعربي علي عجمي و لا لعجمي علي عربي

عرب کو عجم پر اور عجم کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں ھے -

یہ احکام صرف عام نصائح ھی نہیں ھیں' بلکہ عملاً بھی اسلام نے اسکا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیا - حضرت زینب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں' آنکو رسول اللہ نے ایک غلام سے بیاہ دیا - بلال رض' سلمان رض' حذیفہ' صہیب رض' جو حبش' ایران ' اور یمن وغیرہ کے زرخرید غلام تھے' اسلام نے معزز ترین عرب کی صف بصف آن کو کھڑا کردیا -

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبش کے ایک ادنی غلام تھے جنکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کردیا تھا - حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) آنکو اپنا آقا کہا کرتے تھے - حضرت سلمان جو فارس سے عرب میں غلام بنکر آے تھے' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) نے آنکو اپنا نقیب فرمایا ھے اور آنکا نام حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پہلو بہ پہلو لیا ھے - حضرت بلال نے مدینہ میں آکر شادی کرنی چاھی تو مدینہ کی گلیوں میں لوگوں سے پکار کر کہا : " لوگو ! تم جانتے ھو کہ میں ایک معمولی زرخرید غلام ھوں' تم میں کوئی شریف ھے جو اپنی بیٹی میری زوجیت میں دے " ؟ انصار نے کہا : " اے بلال ! مدینہ کا ھر شریف اپنی بیٹی تمہاری زوجیت میں دینا اپنی عزت سمجھتا ھے "

(مساوات حقوق قانونی)

مساوات حقوق پر اسلام نے جس شدت سے عمل کیا ھے ' آسکی نظیر تمام دنیا میں نہیں مل سکتی - اسلام کی نظر میں جسطرح ایک حبشی اور ایک قریشی نسب کی حیثیت سے برابر ھیں ' اسی طرح حقوق میں بھی بالکل مساوی ھیں - اس کا ثبوت گو اوپر کی آیات اور احادیث سے نہایت وضاحت سے ھو رھا ھے' تاھم مزید توضیح کے لیے ھم چند آیات' احادیث' اور واقعات پھر پیش کرتے ھیں جن سے ثابت ھوگا کہ اسلام نے کیونکر اعلی و ادنی ' امیر و غریب ' قریب و بعید ' دوست و دشمن ' سب کے ساتھہ عدل و انصاف اور قانون و حقوق میں مساوات کا حکم دیا ھے :

يا ايها الذين آمنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله و لا يجرمنكم شنان قوم على ان لا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى (آل عمران)

مسلمانو ! انصاف پر مضبوطی سے قائم رھو' اور خدا ھی کیلیے گواھی دو' کسی گروہ کی دشمنی اس بات کا باعث نہو کہ تم انصاف نکرو - انصاف کرو کہ یہ تقوی سے قریب تر ھے -

اس آیت سے ثابت ھوتا ھے کہ ھمکو دوست و دشمن ' سب کے ساتھہ عدل و مساوات کا حکم دیا گیا ھے :

و اذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى - (انعام)

جب بولو انصاف کی بات بولو ' اگرچہ کسی تمہارے قرابت دار ھی کے خلاف ھو -

اس آیت کریمہ نے قریب و بعید میں مساوات کا فیصلہ کردیا :

كتب عليكم القصاص في القتلى - (بقرہ)

تمپر مقتولین کا قصاص فرض کیا گیا -

النفس بالنفس (مائدہ)

جان کے بدلے جان -

ان دونوں آیتوں کا اطلاق تمام افراد انسان میں جان و زندگی کی مساوات ثابت کرتا ھے :

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم اقيموا حدود الله علي القريب و البعيدكم ولا تاخذ في الله لومة لائم (ابن ماجه كتاب الحدود)

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول الله صلى الله عليه و سلم نے فرمایا کہ خدا کے حدود (یعني خدا کے مقرر کردہ قواعد و آئین) دور و قریب سب پر یکساں جاري کرو' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کي ملامت کي پروا نہ کرو -

یہ حدیث تعزیر و سزا میں قانون مساوات کو ثابت کرتي ہے' اور یہ اسلام کا صرف قولي حکم نہیں ہے بلکہ اُسکا اس پر عمل بھي رہا - قبیلۂ مخزوم کي ایک عورت چوري میں ماخوذ ہوئي - قریش نے رسول الله سے سفارش کرنے کے لیے حضرت اُسامہ کو آمادہ کیا جنکو رسول الله بہت عزیز رکھتے تھے - لیکن جب اس واقعہ کے متعلق آپ سے سفارش کي گئي تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا :

انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه - و إذا سرق فيهم الوضيع اقاموا عليه الحدود ايم الله لوان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ' (بخاري الشفاعة في الحدود)

تم سے پہلي قومیں اسلیے ہلاک کي گئیں' کہ جب کبھي اُن میں کوئي بڑا آدمي چوري (یا کوئي جرم) کرتا تو اُسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئي معمولي آدمي چوري کرتا تو اُسکو سزا دیتے - خدا کي قسم اگر محمد کي بیٹي فاطمہ بھي چوري کرتي تو میں اُسکا ہاتھ کاٹتا -

حضرت عمر (ض) نے ایک جرم پر اپنے بیٹے عبید الله پر خود اپنے ہاتھ سے حد جاري کي ' اور گو وہ اسي سزا میں مرگئے لیکن حضرت عمر نے حد سے ہاتھ نہیں روکا - ان احکام اور واقعات سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام نے مساوات قانوني کا کسقدر لحاظ کیا ہے ؟

اب آؤ' عام مساوات حقوق کي نسبت اسلام کا طرز عمل بتائیں -

یہ ظاہر ہے کہ رسول الله تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تھے' لیکن کبھي آپ نے اپنے لیے عام مسلمانوں سے زیادہ امتیاز نہیں چاہا - ایک سفر میں کھانا پکانے کے لیے لوگوں نے کام تقسیم کر لیے - رسول الله نے جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمہ لیا - حضرت انس ایک نوجوان صحابي دس برس رسول الله کي خدمت میں رہے ' لیکن اُنکا بیان ہے کہ اس طویل عرصہ میں جتني خدمت میں نے رسول الله کي کي' اُس سے زیادہ آپ نے میري خدمت کي !

خلفاے راشدین جو اسلام کے زندہ پیکر تھے' انکا بھي ہمیشہ یہي طرز عمل رہا - حضرت عمر جب بیت المقدس جا رہے تھے تو ایک اونٹ تھا جسپر باري باري سے حضرت عمر کا غلام اور خود حضرت عمر سوار ہوتے تھے - جب بیت المقدس کے قریب پہونچے ' تو غلام کي باري تھي - غلام نے کہا " امیر المومنین شہر قریب ہے آپ سوار ہوں" حضرت عمر نے فرمایا " نہیں حق تمہارا ہے تم سوار ہو" آخر غلام سوار ہوا اور حضرت عمر (ض) پیادہ اونٹ کي ڈوري پکڑے ہوے شہر میں داخل ہوے - حالانکہ یہ وہ وقت تھا کہ تمام مخلوق خلیفۂ اسلام کي شان و عظمت دیکھنے کے لیے گھروں سے نکل آئي تھي !

واقعۂ اجنادین میں رومي سپہ سالار نے ایک جاسوس مسلمانوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے بھیجا - وہ جاسوس اسلام کے سچے نمونوں کو یعنے جب صحابہ کو دیکھکر واپس ہوتا ہے تو رومي سپہ سالار سے ایک تحیر کے عالم میں کہتا ہے :

هم بالليل رهبان و بالنهار فرسان لو سرق ابن ملكهم قطعوه' و اذا زنى رجموه!

یہ لوگ رات کو راہب عبادت گذار اور دن کو فوجي سوار ہیں - اگر ان کے بادشاہ کا لڑکا بھي چوري کرے تو ہاتھ کاٹیں' اور اگر زنا کرے تو پتھراؤ کریں !

حضرت ابوبکر رضی الله نے خلافت کي پہلي تقریر جو کي تھي اُسکے حسب ذیل فقرے پڑھو :

و ان اقواكم عندی الضعيف حتى اخذله بحقه' و ان اضعفكم عندی القوى حتى اخذ منه الحق - (ابن سعد جزء ۳ صفحه ۱۲۹)

تم میں جو سب سے قوي ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے' یہاں تک کہ میں اس سے حق وصول کروں' اور تم میں جو سب سے کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوي ہے یہانتک کہ اُسکا حق دلواؤں -

شاہزادہ یمن مسلمان ہوگیا تھا - صرف اسلیے مرتد ہوکر عیسائي ہوگیا کہ ایک عام اور غریب مسلمان کے مقابلہ میں حضرت عمر (ض) نے اُسکو کوئي ترجیح ندي - حضرت علي (ض) جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے' تو اُنکو مدعي کے برابر کھڑا ہونا پڑا ' فارس کي لڑائي میں جب مغیرہ بن شعبہ رستم کے پاس سفیر بنکر گئے' اور اسلامي مساوات کے جوش میں وہ رستم کے برابر تخت پر بیٹھہ گئے' تو درباریوں نے یہ گستاخي دیکھکر اُنکو تخت سے اُتاردیا' اُسوقت اُنکے منہہ سے کس بیساختگي کے ساتھہ یہ الفاظ نکلے ہیں :

لا يستعبد بعضنا بعضا (۱)

ہمارے یہاں تو ایک دوسرے کو غلام بنانے کا دستور نہیں ہے !

ایک مرتبہ ایک شخص نے صرف اسلیے حضرت عمر کي اطاعت سے انکار کیا کہ اُسکو خیال ہوا کہ حضرت عمر نے تقسیم غنیمت میں اپنا حصہ عام مسلمانوں سے زیادہ لیا ہے - منصور عباسي بڑے جاہ و جلال کا خلیفہ تھا - ایک شخص نے جب اُسپر قاضي کے یہاں دعوی کیا تو معمولي آدمیوں کي طرح اُسکو مدعي کے برابر قاضي کے سامنے کھڑا ہونا پڑا - اسلام کے زیر سایہ جو قومیں رہیں' اُنکو بھي ہر قسم کے مذہبي اور ملکي حقوق حاصل رہے - اس تفصیل کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے مساوات حقوق پر عمل نہیں کیا ؛

(مساوات مراتب)

اسلام باہمي افراد میں ترجیح رتبہ اور فضیلت مدارج کا قائل ہے ' قرآن مجید میں ہے :

انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض -

دیکھو ہمنے کسطرح اُنمیں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دي ؟

اور عقل بھي اُسکو تسلیم نہیں کرتي کہ مختلف اعمال ' اخلاق ' اطوار ' اور اوضاع کے آدمي اعزاز و فضیلت میں مساوي الدرجہ ہوجائیں - اسلیے اشتراکیت کا یہ اصول کسي قدر ترمیم طلب ہے - اسلام نے نہایت نکتہ سنجي کے ساتھہ اسکي یوں ترمیم کي ہے کہ اُسنے اعزاز و مرتبت کي دو قسمیں قرار دي ہیں " صحیح اعزاز و منزلت " اور " ناجائز اعزاز و منزلت " نا جائز اعزاز و منزلت وہ ہے جو غرور ' نخوت ' مناصب دنیوي ' وجاہت موروثي ' نسب اور دولت پر مبنی ہو - صحیح اعزاز و منزلت وہ ہے جسکي بنا اخلاق ' حسن عمل ' اور نیک کرداري پر ہو - خدا فرماتا ہے :

ان اكرمكم عند الله اتقكم - (حجرات)

خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ نیک کردار ہے -

رسول الله صلى الله عليه و سلم فرماتے ہیں :

الكرم التقوى (ترمذي باب مفاخرت)

بزرگي نیک کرداري ہے -

مساوات رتبہ کي واقعیت دریافت کرنے کے لیے حضرت مغیرہ بن شعبہ کا وہ قول پھر پڑھو' جو اُنھوں نے دربار فارس میں فخر و شرف کے لہجے میں کہا تھا :

---

(۱) طبري جلد ۴ صفحه ۱۰۸ - مطبوعه مصر -

انا معشر العرب سواء	هم عرب لوگ آپس میں برابر هیں -
الا یستعبد بعضنا بعضاً -	ایک دوسرے کو غلام نهیں بناتے -

مساوات رتبه کي ایک صورت اور رهگئي که حاکم و محکوم اور آقا و نوکر کا باهمي اختلاف رتبه بهي اٹهه جاے' لیکن اگر اس سے مقصد یه هے که دنیا میں کوئي حاکم هو نه محکوم' آقا هو نه غلام' تو اسوقت تک یه ایک ناقابل عمل اصول هے جبتک دنیا میں مختلف الاستعداد اور مختلف الاخلاق انسان موجود هیں' اور اُن میں باهمي امداد کي احتیاج باقي هے - قرآن کهتا هے :

و رفعنا بعضهم فوق بعض	هم نے ایک کو دوسرے پر ترجیح دي
درجات لیتخذ بعضهم	تاکه ایک دوسرے کو اپنے کام میں
بعضاً سخریا -	لے سکیں -

اور اگر اس سے مقصود یه هے که باوجود امتیاز مراتب' حقوق میں یکساني هو' تو یه عین حکم اسلام هے - حقوق کو چهوڑو' اسلام کي شریعت میں تو رعایا اور غلام کا لفظ بهي بولنا مستحسن نهیں' سب انسان عباد الله یعنے صرف الله کے غلام هیں -

(مساوات مالي)

فقرا اور اهل ثروت کے باهمي تصفیه کے لیے اشتراکیت نے جو اصول قرار دیے هیں' ان میں سب سے زیاده نا قابل عمل اصول یهي هے - تاریخي حیثیت سے اس اصول کي غلطي اسطرح ثابت هے که سولن کے عهد سے لیکر جو اس اصول کي تاریخ پیدایش هے' اب تک دنیا اس پر عمل نه کرسکي - سوشیالسٹ کهتے هیں که دولت کي اصل محنت هے اسلیے تمام افراد کو محنت کرني چاهیے' اور اسکا منافع مساوي طور سے تقسیم کردینا چاهیے - لیکن یه ایک صریح غلطي هے - یه صحیح هے که دولت کا زیاده تر مدار محنت هي پر هے' لیکن تمام افراد کي محنت یکساں نهیں هوتي - جب تک تمام افراد محنت' مقدار محنت' مهارات علم' قوت' صحت تدبیر' اور عقل میں مساوي نهوجائیں' انکي محنتوں کا معاوضه بهي مساوي نهیں هوسکتا - ایک شخص اپني قوت دماغي سے ایک شے ایجاد کرتا هے' اُسکي درستي اور تکمیل میں سالها سال کے شدائد برداشت کرتا هے' اور ایک مزدور صرف اُسکي نقل اُتار سکتا هے' کیا دونوں کي محنتوں کا ایک هي معاوضه دیا جائیگا ؟ ایک شخص ۲۴ گهنٹوں میں ۲۰ گهنٹے محنت کرسکتا هے' دوسرا صرف ۱۰ - گهنٹے' تیسرا ۵ - گهنٹے' چوتها ۲ گهنٹے' کیا یه انصاف هے که ان تمام مختلف الدرجات اشخاص کي محنت کي ایک هي قیمت هو؟ ایک ماهر فن دستکاري ایک شے نهایت عمدگي سے طیار کرتا هے - اسکا رفیق وهي چیز نهایت بهدي اور بد وضع بناتا هے' کیا دونوں کا ایک نرخ هوگا ؟ ایک ماهر علوم جو کسي کالج کا پروفیسر هو' کیا اسکي تنخواه ایک نیم عالم کے برابر هوگي جو کسي معمولي اسکول کا تیچر هو ؟ ایک لائق بیرسٹر اور ایک معمولي وکیل کا معاوضه ایک هوگا ؟ ایک جنرل اور ایک سپاهي کي قیمت ایک هوگي ؟ ایک دانشمند وزیر اور ایک محرر کا معاوضه مساوي هوگا ؟ کون کهه سکتا هے که ان سب کي محنتوں اور قابیلتوں کي ایک قیمت هوگي' اور جب ایک قیمت نه هوگي تو دولت اور قیمت محنت کے اختلاف مراتب کا مٹانا فطرت اور قدرت کي مخالفت هے -

دوسري بات قابل غور یه هے که تمدن افراد میں باهمي احتیاج پیدا کرتا هے - اگر دولت و تمول میں لوگ مختلف الدرجه نهوں' تو ایک بیمار کو نوکر' ایک کمزور کو بار بردار' ایک تاجر کو محرر' ایک گورنمنت کو سپاهي' ایک نا واقف فن طعام کو باورچي (وقس علي ذلک) کیونکر هاتهه آسکتا هے ؟ قرآن مجید نے انهي دو اصولوں کو مد نظر رکهکر اختلاف مدارج مالي کي طرف اشاره کیا هے :

والله فضل بعضکم علی	خدا نے رزق میں ایک کو دوسرے پر
بعض في الرزق' فما	برتري دي هے' تو جنکو برتري دي
الذین فضلوا برادي	گئي هے وه اپنا رزق لوٹا کر ان لوگوں کو
رزقهم علی ما ملکت	کبهي نهیں دینگے جنکے وه مالک
ایمانهم فهو فیه سواء	هیں تاکه وه سب برابر هوجائیں -
(نحل)	

دوسري آیت میں بهي اسي طرف اشاره کیا گیا هے :

نحن قسمنا بینهم معیشتهم	هم نے دنیاوي زندگي میں اُنکے
في الحیوة و رفعنا بعضهم	درمیان اُنکي معیشت تقسیم کردي
فوق بعض درجات لیتخذ	اور ایک کو کئي درجه دوسرے پر
بعضهم بعضاً سخریاً	بلند کیا تاکه ایک دوسرے کو اپنے
(زخرف)	کام میں مدد کیلیے لے سکیں -

اس بیان سے ظاهر هے که سوشیلزم میں مساوات مالي کا اصول نهایت خطرناک غلطي پر مبني هے - لیکن جو نتیجه اس اصول کے ذریعه سے اشتراکیین حاصل کرنا چاهتے هیں' اسلام نے اونکا دوسرا مفید ذریعه بتادیا هے جسکا بیان آگے آئیگا - اس تمام تفصیل کا ماحصل یه هے که فقرا اور اهل احتیاج کي امداد کے لیے اصلاح معاشرت کي جو مفید و حقیقي تجاویز تهیں' اسلام نے اُن سے دریغ نهیں کیا هے' اور جو کچهه افراط و تفریط تها' اُس سے صاف منع کردیا هے -

(اصلاح اقتصادي یا مالي)

اسلام نے اقتصادي امور میں جو اصلاحیں کي هیں' امرا اور اهل ثروت کو جس متعدل حالت پر رکها هے' فقرا اور اهل افلاس کي امداد و اعانت کي جو صورتیں پیدا کي هیں' اُنکو پڑهکر یه فیصله کرنا نهایت آسان هوگا که دنیا میں اسلام هي ایک ایسا مذهب هے جسنے تمدن کي تمام مشکلوں کو اس نکته سنجي کے ساتهه حل کردیا هے که جدید تمدن بهي باوجود اپني انتهائي وسعت کے نوع انسان کے لیے کوئي جدید اور مفید تجویز پیش نه کر سکا - مضمون کے گذشته نمبر میں هم اُن اقتصادي مشکلات کا بیان کرچکے هیں جن میں آجکل یورپ مبتلا هے' اور جن سے مسیحي مذهب انکو نجات دلانے سے بالکل عاجز هے - لیکن مسلمانوں کے هزار ساله تمدن میں صرف اُنکا ایک مذهب تها جو هر راه میں اُنکے لیے مشعل هدایت تها -

عقلاے یورپ نے مصائب اقتصادي سے رهائي پانے کے لیے سب سے ضروري تجویزیں یه پیش کي هیں :

(۱) اهل حاجت کي امداد کے لیے لوگوں کي آمدني پر تیکس لگایا جاے' اور اُنکے لیے فنڈ مقرر کیا جاے -

(۲) سود سے بچنے کے لیے قرض دینے والي انجمنیں قائم کي جائیں -

(۳) گورنمنت کا فرض هے که فقرا اور اهل حاجت کي خبرگیري کرے' بازار کا نرخ مقرر کرے -

یه تمام تجویزیں جنکو یورپ ایک مدت کے تجربه کے بعد سمجها هے' لیکن جن پر اب تک عمل نه کرسکا' اسلام انکو اپنے ابتداے پیدایش هي میں سمجهه چکا تها' اور ایک مدت دراز سے وه ان پر عامل هے -

(اسلام میں مال کا رتبه)

سب سے پہلا مرحله یه هے که دولت و مال کا ؟
اسلام کے سوا اکثر مذاهب نے اس نکته کے سمجهن
کي هے - عیسائیت کا حکم هے که اهل دولت آسم
میں داخل نهیں هوسکتے - یهودیت نے ایک حا
قدر کي هے' مگر اُنکي دولت کے ثمرات
بني اسرائیل تک محدود هیں - بردهه مذ

تـک کو گداگر اور سائل بننے کي اجازت ديتا ھے' ليکن اسلام نے دولت کو معيشت انساني کا ستون قرار ديا ھے :

ولا تؤتوا السفهاء اموالكم التي جعل الله لـكم قياما (نساء)	تم اپنا وہ مال بيوقوفوں کو نہ ديدو جسکو خدا نے تمہاري معيشت کا قوام بنايا ھے -

قرآن مجيد نے مال کو جو پايه بخشا ھے' اُسکا اندازہ اس سے ھوگا که اُسنے مال کو پچيس جگه " فضل " کہا ھے' اکيس مقام پر لفظ " خير " کے ساتھه تعبير کيا ھے' بارہ مرتبه " حسنه " اور " رحمة " کے لفظ سے ياد کيا ھے - (۱) اسلام کے فرائض خمسه ميں سے دو فرض کے ادا کرنے کا شرف صرف اهل ثروت کو عطا هوا ھے -

(مالِ عام قـوم کا حق ھے)

مساوات مالي کي بحث ميں هم يه ثابت کرچکے هيں که تمام قوم يا تمام ملک ميں مال و دولت کي مساوات عقلاً اور عملاً محال ھے' ليکن اس سے چارہ نہيں هوسکتا که ملـک و قوم کي تمام دولت اگرچه ملکيت کي حيثيت سے افراد کے تصرف ميں هو' ليکن اُسکي بقا اور ترقي کے ليے يه ضروري ھے که وہ تمام دولت قوم اور ملـک کي مجموعي دولت قرار دي جاے تاکه هر فرد کو لحاظ رھے که دوسرے فرد کي دولت برباد اور تلف نهو جاے' اور قوم و ملـک کي مجموعي دولت رو به زوال نه هو - اگر کوئي شخص خود اپني دولت آپ هي ضائع کر رها هو تو بهي قوم و ملک کو اسکي اصلاح و بقا کے ليے دخل دينا جائز هو - قرآن مجيد نے اس نکته کو ملحوظ رکھا ھے :

ولا تؤتوا السفهاء اموالكم (نساء)	بيوقوفوں کو اپنا مال نديدو -

اس آيت ميں بيوقوف سے مراد نابالغ يا نا سمجهه يتيم لڑکے هيں' اور اُنکے سرپرستوں کي طرف خطاب کيا گيا ھے - يه مال خود يتيموں کا ھے جو اماناتاً اُنکے سرپرستوں کے پاس جمع ھے - خود سرپرستوں کا نہيں ھے - اس بنا پر چاهيے تها که آيت يوں هوتي : " بيوقوفوں کو اُنکي دولت نديدو " ليکن يتيموں کي شخصي دولت عام سرپرستوں کي دولت اسليے قرار دي گئي تاکه شخصي دولت کو قوم و ملک کا حق قرار ديا جائے - اس سے زيادہ صاف يه آيت ھے :

يا ايها الذين آمنو لا تاكلو اموا لكـم بينكـم بالبـاطل (نسـاء)	ايمان والو! تم لوگ اپني دولت آپس ميں ناجائز طريقـه سے نه حاصل کرو -

يه ظاهر ھے که لوگ ناجائز طريقه سے دوسرے هي کي دولت حاصل کرتے هيں - خود اپني دولت کيسے حاصل کرينگے ؟ پس اس سے اشارہ اسي بات کي طرف ھے که گو وہ مال شخص غير کے تصرف ميں ھے ليکن درحقيقت وہ کل قوم کا حق ھے - اسليے اُسکي حفاظت و بقا کي کوشش عام قوم و ملک کا فرض ھے -

(ذرائع معاش)

مذهب اسلام نے اپنے تمام پيروؤں کو کسب معاش کي تعليم دي ھے - اُسکا عام حکم ھے :

ليس للانسان الا ما سعى -	انسان جو کچهه کوشش کرتا ھے وهي اُسکے ليے ھے -

بيهقي کي روايت ھے :

طلب کسب الحلال فريضة بعد الفريضة -	پاک کمائي کا حاصل کرنا فرض ھے بعد فرائض ديني کي -

(۱) حجج القرآن امام ابو الفضائل رازي - صفحه - ۸۷ - ۸۸ -

تمام ذرائع معاش ميں سے اسلام نے زراعت' حرفت' اور تجارت کو پسند کيا ھے' ليکن تجارت کو سب سے زيادہ رتبه ديا ھے - مفسرين کي راے ھے که قرآن مجيد ميں جہاں جہاں ابتغاے فضل (يعنے خدا کے فضل کي تلاش) کا لفظ آيا ھے' وهاں تجارت هي مقصود ھے - نماز جمعه کے بعد حکم ھے :

فاذا قـضيت الصـلواة فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - (جمعه)	جب نماز هوجاے تو زمين ميں پهيل جاؤ' اور خدا کا فضل ڈهونڈو (يعني تجارت ميں مشغول هو)

صحابه کي تعريف ميں ھے -

تراهم رکعا سجدا يبتـغون فضـلاً من الله و رضوا ناً (محـمد)	تم اُنکو رکوع اور سجدہ کرتے هوے' خدا کا فضل اور رضا ڈهونڈهتے هوے ديکهو گے (يعني تجارت)

دوسري جگه صحابه کے تجارتي سفر کي مدح ميں کہا گيا ھے :

و اخـرون يضـربو ن فى الارض يـبتـغون مـن فـضـل الـله -	اور دوسرے لوگ هيں جو خدا کا فضل ڈهونڈهتے هوے (تجارت کرتے هوے) ملـک ميں سفر کرتے هيں -

حج ميں تجارت کرنا اسلام سے پہلے لوگ برا سمجهتے تهے - اسلام نے ان الفاظ ميں اسکي اجازت دي :

لتشـهـدوا منـافـع لهم - (حج)	(حج کو آئيں) تاکه وہ اپنے منافع و فوائد تجارت کو ديکهيں -

تحصيل معاش کے ليے تجارت کرنے کا اس آيت ميں حکم ديا گيا :

يا ايها الذين امنوا لا تاكلوا اموالكـم بينـكم بالباطل الا ان تـكون تجارة عن تراض منـكم (نساء)	ايمان والو ! تم لوگ اپنا مال آپس ميں ناجائز طريقـه سے نه کهاؤ' ليکن يه که تجارت هو آپس کي رضامندي سے -

حاکم نے کنى ميں روايت کي ھے که حضرت عمر نے فرمايا :

يا معشر قريش لا يغلبنـكم هذا و اصحابه علي التجارة فانها نصف المال (کنز العمال) (ج - ۲ ص - ۲۱۸)	اے قـريـش ! تجـارت ميں يه لوگ تم پر بڑهه نه جائيں' کيـونکـه تجـارت نصـف دولت ھے -

احاديث ميں صنعت اور دستکاري کے بهي فضائل آے هيں :

عن المقدام بن معديكرب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - قال ما کسب الرجل کسـبا اطيب من يـده (ابن ماجه ابواب التجارة)	مقدام بن معديکرب نے روايت کي ھے که رسول الله صلي الله عليه و سلم نے فرمايا : انسان کوئي کمائي اپنے هاتهه کي کمائي سے بہتر نہيں پيدا کرسکتا ھے !

ايک شخص نے سوال کيا که يا رسول الله ! بہتر کمائي کيا ھے ؟ آپ نے فرمايا :

عمل الـرجل بيـدہ و کل بيع مبرور - (طبراني)	انسـان کے هاتهه کا کام اور هر ايماندارانه تجارت !

حديث ميں آيا ھے که رسول الله صلى الله عليه وسلم بکري چراتے تهے' حضرت زکريا نجار تهے' حضرت ابوبکر صديق بزاز تهے -

حضرت علي رضي الله عنه سے مروي ھے که جب رسول الله صلى الله عليه وسلم مدينه منورہ تشريف لاے' تو آپ نے زراعت کے متعلق قريش کو خطاب کرکے فرمايا :

يا معشر قريش انكم باقل الارض مطرا فاحرثو فان الحرث مبارک (کنز العمال بحواله ابن جرير) ج - ۲ - ص - ۲۱۹)	اے گروہ قريش تم ايسي زمين هو جہاں بارش کم هوتي ھے ؟ تو زراعت کرو' زراعت ميں برکت دي گئي ھے -

هر فرمایش میں البلاغ کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ ف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوںمیں هے ابهي چهپ کر نکلی هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - کپڑیکي جلد هے جسمیں سنہري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي اور ایک روپیہ ۱۴ - آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بڈو بازار - کلکتہ

Imperiai Book Depot, 6o Srigopal Mullick Lane,
Bowbazar Calcutta.

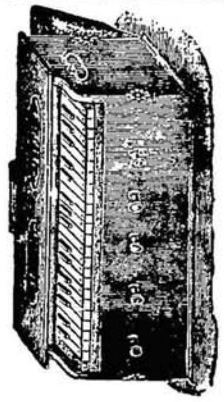

نصف قیمت اور

تبلہ انعام

همارا سائنس فکسن فوموٹ هارمونیم سریلا اور مضبوط سب موسم اور آب و هوا میں یکساں رهنے والا همارے خاص کارخانہ میں گواسان لکڑي سے طیار کیا هوا هے اسوجہ سے کبهي پوري قیمت اور کبهي نصف قیمت پر فروخت کرتے هیں - ایک ماہ کیلیے یہ قیمت رکهی گئی هے - ایک مرتبہ منگواکر آزمایش کیجیے - نہیں تو پهر آپکو افسوس کرنا پڑیگا - اگرچہ مال ناپسند هوے تو تین روز کے اندر واپس کرنے سے هم واپس کرلیوینگے - اس وجہ سے آپ دریافت کرلیجیے کہ یہ کمپني کسی کو دهوکا نہیں دیتی هے - گرانٹی تین برس - سنگل ریڈ اصلی قیمت ۳۵ - ۴۰ - ۵۰ روپیہ - اور اسوقت نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - ۲۵ روپیہ - و ڈبل ریڈ اصلی قیمت ۶۵ - ۷۰ - ۸۰ - ۹۰ روپیہ - و نصف قیمت ۳۲ ۳۵ - ۴۰ - ۴۵ روپیہ - هر ایک باجہ کیواسطے مبلغ پانچ روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیے اور اپنا پورا پتہ اور ریلوے اسٹیشن صاف صاف لکهنا چاهیے - هر ایک سنگل ریڈ کے ساتهہ ایک گهڑي اور ڈبل ریڈ کے ساتهہ ایک تبلہ و ڈوگی انعام دیا جاویگا - هندی هارمونیم سکهها کا قیمت ایک روپیہ هے -

نیشنل هارمونیم کمپني ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ

SALVITAE

یہ ایک اتنا مجرب دوا ان امراض کا هے کہ جسکي وجہ سے انسان اپنی قدرتي قوت سے گرجاتا هے - یہ دوا ان کهوئی هوئی قوت کو پهر پیدا کر دیتي هے - قیمت ایک روپیہ -

ASTHMA TABLETS

کسی قسم کا دمہ اور کتنے هي عرصہ کا هو اگر اس سے اچها نہ هو تو همارا ذمہ - کهانسي کے لیے بهي مفید هے - قیمت ایک روپیہ -

PILES TABLETS.

بواسیر خوني هو یا بادي - بغیر جراحي عمل کے اچها هوتا هے - قیمت ایک روپیہ -

S. C. Roy, M. A. Mfg. Chemists 36 Dharamtola Street, Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواہ موروثي جنون، مرگي والا جنون، غمگین رهنے کا جنون، عقل میں فتور، بے خوابي وغیرہ وغیرہ دفع هوتي هے - اور وہ ایسا صحیح و سالم هو جاتا هے کہ کبهي ایسا گمان تک بهي نہیں هوتا کہ وہ کبهی اسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy, M. A. 167/3, Cornwallis Street, Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور لطف زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کهمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - "مینے اوبهرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ریلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي ایند ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں :- "نمونے کي شیشیاں اوبهرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پایا"

مس ایم جي - ایم - براڈلي - ایم - ڈي - (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال اوکارکاڈي بمبئي فرماتي هیں: "اوبهرالین جسکو کہ مینے استعمال کیا هے" زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا هے"

قیمت في بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ هدایت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا هے -

Harris & Co., Chemists, Kalighat Calcutta.

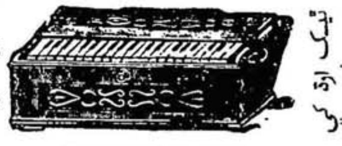

IMPERIAL FLUTE

بہترین اور نہایت لاجواب قیمت سنگل ریڈ ۱۴ - ۱۸ - ۲۰ روپیہ

قیمت ڈبل ریڈ ۲۱ - ۲۸ - ۳۵ روپیہ

هر درخواست کے ساتهہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاهیے -

GANGA FLUTE

قیمت سنگل ریڈ ۱۳ - ۱۷ - و ۲۰ - روپیہ -

ڈبل ریڈ ۲۱ - ۲۷ - ۳۵ - روپیہ

I mperial Depot. 60, Srigopal Mallick Lane
Bowbazar, Calcutta.

یوپن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا، یہ دوا کل دماغی شکایتوں کو دفع کرتي هے - پژمردہ دلونکو تازہ بناتي هے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکہ یکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتي هے - هسٹریہ وغیرہ کو بهی مفید هے جو لیس کو لیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

یہ دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایکبارگي دور هو جا تی هے اس کے استعمال کرتے هي آپ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹهہ آنہ -

AYESHA

مُفرح دماغ - حسن کي افزایش - رگوں کي تازگي - بال کا بڑهنا یہ سب باتیں اسمیں موجود هیں - نہایت خوشبودار - قیمت ۲ روپیہ -

نمونہ مُفت - مشورہ مُفت - فہرست مُفت

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta

مفت! مفت!!

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب کا تصنیف کردہ نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگي کا بیمہ کتاب قاتل عیاشي - مفت روانہ هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy, 30/2, Harrison Road Calcutta

البیان

فی

مقاصد القران

ھـذا بیـان لـلـنـاس، وھـدی وموعظة للمتقین (٣ : ٣٣)

یعنی قرآن حکیم کي مفصل تفسیر، اثر خامه اڈیٹر الهلال

اس تفسیر کے متعلق صرف اسقدر ظاھر کردینا کافي ھے که قرآن حکیم کے حقائق و معارف اور اوسکي محیط الکل معلمانه دعوۃ کا موجوده دور جس قلم کے فیضان سے پیدا ہوا ھے، یه اسي قلم سے نکلي ہوئي مفصل اور مکمل تفسیر القرن ھے !

یه تفسیر موزوں کتابي تقطیع پر چھپنا شروع ہوگئي ھے - ھر مہینے کے وسط میں اسکے کم سے کم ٦٤ اور زیاده سے زیاده ١٠٠ صفحے اعلی درجه کے ساز و سامان طباعة کے ساتھه شائع ہوتے رھینگے - اس سلسلے کا پہلا نمبر جسمیں نصف حصه مقدمۂ تفسیر اور نصف سورۂ فاتحه کي تفسیر کا ہوگا، انشاء الله عنقریب شائع ہوجائیگا - قیمت سالانه قبل از اشاعت چار روپیه - بعد کو پانچ - روپیه -

نوادر آثار مطبوعات قدیمۂ ھند

تاریخ ھندوستان

ترجمه فارسي " ھسٹري آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ١٨٥٩

ھندوستان کي تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاه محنتیں کي ھیں، اُن میں مسٹر جان - سي مارشمن کا نام خصوصیت کے ساتھه قابل ذکر ھے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه مولوي عبدالرحیم گورکھپوري نے کیا تھا، اور بحکم لارڈ کیننگ پرنس بہرام شاه نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اھتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکي خاص طرح کي چھپائي بھي ھے - یعنے چھپي تو ھے ٹائپ میں، لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ھے - کاغذ بھي نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا ھے - علاوہ مقدمه و فہرست کے اصلي کتاب ٤٠٤ صفحوں میں ختم ہوئي ھے - چند نسخے موجود ھیں - قیمت مجلد ٣ - روپیه -

ترجمۂ تفسیر کبیر اردو

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کي تفسیر جس درجه کي کتاب ھے، جسکا اندازه ارباب فن ھي خوب کر سکتے ھ اگر آج یه تفسیر موجود نه ھوتي تو صدھا مباحث و مطالب ع تھے جو ھماري معلومات سے بالکل مفقود ھو جاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تھا، ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کي راے ھے که وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و تحریر ترجمه ھے

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجه کي ھے - جلد اول کے کچھ نسخه دفتر البلاغ میں بغرض فروخت موجود ھیں پہلے قیمت دو روپ ھ تھي اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ٨ - آنه کردي گئي ھے -

تمام درخواستیں : " منیجر البلاغ کلکته " کے نام آئیں -

جسکا درد وھي جانتا ھے، دوسرا کیونکر جان سکتا ھے

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان کا جاں بلب ھو رھا ھے - سردي ھٹانے کیلیے کد بندوبست کیے جاتے ھیں - لیکن افسوس بدقسمتي سے دمه کے مریض نا قابل برداشت تکلیف سے بہت ھ پریشان ھوتے ھیں، اور رات و دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلے جاتے ھیں، اور نیند تک حرام ھو جاتي ھے دیکھیے ! آج اونکو کسقدر تکلیف ھے - لیکن افسوس ھے که اس لا علاج مرض کي بازاري دوا زیاده تر نعهلم اشیاء اور دھتورہ، بھنگ، بلا ڈونا، پوٹاس، اے او ڈالڈ، دیگر بنتی ھے - اسلیے فائدۂ ھونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ھے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني ھوئي دمه کي دوا ایک انمول جوھر ھے یه صرف ھماری ھي بات نہیں ھے بلکه ھزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر مداح ھیں - آپنے بہت خرچ کیا ھوگا لیکن ایک مرتبه اسے بھي آزمالیں - اسمیں نقصان نہیں - قیمت ایک روپیه چار آنه في شیشي - محصولڈاک ٥ آنه - اس دوا کي دو خاص فوائد ھیں - (١) ایک خوراک میں دمه دبتا ھے - (٢) اور کچھه روز استعمال سے جڑ سے چلا جاتا ھے اور جبتک استعمال میں رھے دوره نہیں ھوتا ھے -

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

Printed & Published by Q. Ahmad at the AL-BALAGH Press, 45, Ripon Lane Calcutta.